# YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN

# YOUTH DEBATES

Sunday, September 01, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel Hall Islamabad at thirty five minutes past ten in the morning with Madam Deputy Speaker (Miss Aseela Shamim Haq) in the Chair.

-------------------

## Recitation from the Holy Quran

-------------------

## Questions and Answers

Madam Deputy Speaker: We began with questions Ms. Shahana Afsar sahiba shadow Minister for Information would like to ask some questions from the Minister for Information. Ms. Shahana Afsar.

Ms. Shahana Afsar: The recent incident of Jinnah Avenue Islamabad has on one hand showed weakness of administration and forces but has also raised questions on media's role. Youth Minister for information is asked to state the role of media during and after those 6 to 7 hours and about his stance over what should be the role of media in such hostage situations.

میڈم سپیکر! اس سوال کو پوچھنے کا ایک مقصد تو میڈیا کی performance ہے کہ جس طرح اس نے اسلام آباد والے واقعے کو cover کیا اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بعد جو debate شروع ہوئی کہ اس میں میڈیا کا کردار صحیح تھا یا غلط تھا۔ اگر میڈیا پر limitations لگانی ہیں تو وہ کس نے لگانی ہیں؟ یہ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ میڈیا کے لوگوں نے خود یہ بات کرنا شروع کی ہے کہ میڈیا کو بالکل free نہیں چھوڑا جا سکتا کیونکہ ہمیشہ freedom کے ساتھ responsibility آتی ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس پر حکومت کا کیا stance ہے کہ ایسی situations میں میڈیا کا کیا کردار ہونا چاہیے؟

جناب احمد سلمان ظفر (وزیر اطلاعات): سب سے پہلے میں اس ایوان کی جانب سے اس incident کو condemn کرتا ہوں اور اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے تو یہ خود بھی اسلام آباد سے belong کرتی ہیں، سب سے پہلے میرے خیال میں اس واقعے کی geographical location کو مدنظر رکھنا چاہیے، وہاں سے ایک سو سے دوسو فٹ کے فاصلے پر سعودی پاک ٹاور ہے جہاں پر ہمارے تمام leading private media channels like Geo News, Samaa News and others کے دفاتر ہیں۔ اس طرح کی اگر کوئی بھی situation ہوتی ہے جو اسلام آباد کے لیے ایک brave security threat ہو تو obviously

آزاد میڈیا کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ لوگوں کو اپنا spice add کیے بغیر آگاہ کرے۔ میں اس پر بعد میں بات کروں گا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میڈیا نے اس issue کو during the situation کیسے take up کیا؟ میں نے خود بھی وہ پانچ چھ گھنٹے کی TV coverage پر دیکھی تھی اور leading channels کے bureau chiefs and reporters کے views بھی سنے۔ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ میڈیا نے جو justifications پیش کیں وہ valid ہیں۔ This is one of the basic difference between a dictatorship and democracy. ہمارے ملک میں democracy کا کافی عرصے کے بعد revival ہوا ہے اور میرے خیال میں democracy کی revival کے بعد میڈیا کی independency show کرنا سب democratic forces کی ذمہ داری ہے۔ اس طرح کی situation جس میں اسلام آباد کے Blue Area کے heart میں ایک آدمی نے اس پوری locality کو hostage کر لیا جہاں سے Red Zone صرف تین سو سے پانچ سو میٹر کے فاصلے پر ہے اور جہاں ہماری تمام sensitive buildings like, Parliament House, Presidency, etc., موجود ہیں تو کیا اس situation میں independent media کو اس معاملے کو دبانا چاہیے یا عوام کو بتانا چاہیے؟ میرے خیال میں اس پر زیادہ debate کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ Independent media کا کام ہی یہ ہے کہ جو بھی issue arise ہوا، اس کو proper investigate کرنے کے بعد اس پر عوام کو باخبر رکھے۔

میڈم سپیکر! دوسری بات انہوں نے کی کہ actually media کا کیا role تھا؟ میں خود بھی وہ live coverage دیکھ رہا تھا اور کافی حد تک وہ justified تھا لیکن کچھ channels میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا جن کی طرف سے کچھ spice add کیا گیا اور کچھ وہاں کی situation ایسی تھی کہ ہمارے SSP صاحب اس آدمی کے ساتھ deal کر رہے تھے، ہماری security agencies strategy develop کر رہی تھیں، اس پر media channels نے strategy کے حوالے سےspeculations شروع کر دیں۔ Security کے کچھ معاملات بہت زیادہ sensitive ہوتے ہیں، وہ public نہیں کیے جاسکتے۔ وہاں میڈیا کے role پر criticism بالکل جائز ہے کہ کچھ معاملات particularly جن معاملات پر انہوں نے speculations شروع کر دی تھیں اور even میں نے خود دیکھا کہ کچھ channels نے تو اس آدمی کو telephone line پر بھی لیا۔ یہ میڈیا کا کام نہیں ہے کہ اس آدمی سے negotiate کریں۔ ہمارے *sahib* SSP اور دوسری security agencies کے جتنے بھی لوگ وہاں involvedتھے وہ already وہاں موجود تھے اور وہ اس آدمی سے negotiations کر رہے تھے۔ میڈیا کو اس طرح کی situations میں تھوڑا passion سے بھی کام لینا چاہیے کیونکہ security agencies کا ایک Standard Operating Procedure (SOP) ہوتا ہے جو عام پبلک کو disclose نہیں کیا جاسکتا، وہ through proper channel چلتے ہیں۔ یہ بہت delicate and sensitive matters ہوتے ہیں جو عام public کو سمجھ نہیں آتے تو اس وقت انہیں تھوڑا سا passion سے کام لینا چاہیے تھا جبکہ اس معاملے میں ان سے تھوڑی غلطی ہوئی۔

میڈم سپیکر!اگر دیکھا جائے تو overall کچھ positive چیزیں بھی تھیں اور کچھ negative بھی تھیں جنہیں correct کیا جاسکتا ہے۔ I am thankful to Ms. Shahana Afsar کہ انہوں نے دوسرا سوال بھی اسی سے related پوچھا ہے کہ ?what should be the do's and don'ts for media میں اس حوالے سے جب کل research

کررہا تھا تو PEMRA کا code of conduct ملا اور وہ میرے سامنے ہے اور اس کا پہلا Article یہ ہے کہ 'No programme shall be aired which" اور اس کے نیچے اس کی Clause-E ہے جس میں ہے کہ:

> "No programme shall be aired which is likely to encourage and incite violence or contains anything against maintenance of law and order or which promotes anti-national or anti-state attitudes."

اب بات پھر میڈیا کے role کی آجاتی ہے کہ who will define کہ ایسی situation anti-state activities کو portray کرنے کے مترادف ہے یا نہیں؟ Obviously اس طرح کی position میں جو Bureau Chiefs جنہوں نے reporters کو وہاں پر بھیجنا ہوتا ہے، ان کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ اُسے research and properly investigate کریں کہ یہ activity anti-state portray کرنے کے مترادف ہے یا نہیں ہے۔ میرا personally ایک دو channels کے Bureau Chiefs کے ساتھ interaction ہوا اور میں ٹی وی پر بھی سن رہا تھا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ اگر ہم نہ کرتے سارے channels like state media کی طرح صرف ایک ticker چلاتے رہتے اور رات کو جب سارا incident ختم ہو گیا تب ایک news item آجاتا تو پھر ہم پر ہی criticism ہونا تھا کہ media کی independence کہاں گئی؟ میڈیا کی impartiality and neutrality کہاں گئی؟ آج میڈیا بھی وہی کام کر رہا ہے جو state media کرتا ہے اور میڈیا بھی ایک puppet بن گیا ہے۔ اس لیے کافی حد تک ان کا یہ argument justified ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک do's کی بات ہے، again PEMRA کا ایک comprehensive document موجود ہے جس میں انہوں نے by article define کیا ہوا ہے کہ code of conduct کیا ہے؟ اس کی violations کی forms کیا ہیں؟ کون کون سی forms ہیں جن میں وہ violate ہوتا ہے؟ وہ آپ کے electronic media کے لیے بھی ہے اور print media کے لیے بھی ہے۔ یہ چونکہ Standing Committee کی ممبر بھی ہیں اور ہم ایک comprehensive document پر کام بھی کر رہے ہیں، I hope کے اگلے اجلاس سے پہلے ہم coordinate کر کے اس PEMRA document میں جو بھی loopholes ہیں ہم انہیں identify کریں گے او رانشاءاللہ انہیں ہم اپنے present کرنے والے document میں incorporate کریں گے۔

انہوں نے implementation کی بات کی۔ اس میں میری suggestion یہی ہو گی کہ code of conduct موجود ہے، اس میںloopholes ہوں گے، انہیں identify کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے تمام stakeholders کا same page پر ہونا لازمی ہے، stakeholders کا مطلب یہ ہے کہ میڈیا چینلز کے مالکان، رپورٹرز، civil society کے ممبران، ہمارے سیاستدان اورPEMRA کے نمائندوں سمیت سب کو بیٹھنا ہو گا اور ensureکرنا پڑے گا کہ اس کو کس طرح implement کیا جائے؟ ہماری سابق حکومت میں بھی مسئلہ implementation کا ہی رہا and I am surprised to know that میں کل رات اس حوالے سے research کر رہا تھا تو مجھے 'Daily Times' کا 2004 کا ایک news item ملا جس وقت شیخ رشید احمد صاحب وزیر اطلاعات تھے اور انہوں نے بھی اسی طرح کی ایک statement دی تھی، اس وقت تک code of conduct بن چکا تھا صرف implementation کا مسئلہ تھا۔ میرے خیال میں it is highly disappointing کہ 2004 سے یہ issue لٹکا ہوا ہے اور ہم ابھی تک اسے implement کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ میری یوتھ پارلیمنٹ کے forum سے یہی suggestion ہو گی اور through Prime Minister

انشاءاللہ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہم یہ Youth Parliament and Secretariat کریں کہ suggestion forward تمام stakeholders کو بٹھایا جائے، اس میں کوئیloopholes ہیں، انہیںidentify کریں اور جتنے بھی stakeholders ہیں ان کے consensus کے ساتھ تمام points کو incorporate کیا جائے اور اس کی implementation کو within next two to three months ensure کریں تاکہ جب بھی اس طرح کی abrupt situations create ہو جاتی ہیں، ان کا پہلے سے کسی کو نہیں پتا ہوتا اور اس طرح کا ہر مسئلہ جو security کے حوالے سے ہوتا ہے، اس کے بعد ایک debate شروع ہوجاتی ہے کہ اس میں میڈیا کا کیا کردار تھا؟ ہم نے time and again دیکھا کہ کوئی خودکش حملہ ہوتا ہے، کبھی پولیس اکیڈمی پر حملہ ہوتا ہے، کبھی GHQ پر حملہ ہوجاتا ہے اس لیے security کے بڑے sensitive معاملات ہوتے ہیں۔ اس میں انشاءاللہ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہم حکومتِ پاکستان کے جو بھی representatives کو approach کریں اور اس میں ہماری جو بھی suggestions ہوں گی ہم وہ بھی put forward کریں گے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہانہ افسر صاحبہ اس بارے آپ کا کوئی follow up question ہے تو آپ پوچھ سکتی ہیں؟

محترمہ شاہانہ افسر: میڈم سپیکر! میں نے دوسرا سوال نہیں پوچھا تھا لیکن انہوں نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے۔ Minister for Information here is not representing PEMRA, میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ وہ اپنا stance بتائیں جبکہ انہوں نے PEMRA کاcode of conduct تو پڑھ دیا، وہ تو ہم نے بھی پڑھا ہوا ہے،"Daily Times' کے articles ہیں یا جو بھی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ وہ اپنا stance بتائیں تو اس پر انہوں نے implementation سے متعلق کہہ دیا کہ ہم لوگ انہیں کمیٹی میں formulate کر رہے ہیں اور سب کے consensus کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ اس لیے ہم اس کا انتظار کرلیتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی وزیر برائے اطلاعات۔

جناب احمد سلمان ظفر: میں نے اپنے جواب کے شروع میں ہی کہہ دیا تھا کہ PEMRA Regulatory Authority ہے یہ پاکستان کے تمام میڈیا چینلز کو regulate کرنے کے لیے ہی ہے-Obviously یہ جو بھی code of conduct بنائے گی، جو بھی rules and procedures بنائے گی وہ تمام private media channels and print media پر binding ہوں گے۔ اس لیے میں نے PEMRA کا باربار ذکر کیا کیونکہ already one code of conduct موجود ہے اور میرے خیال میں میں نے اپنی حکومت کا stance in detail بیان کیا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی مسئلہ تھا۔اگر ان کا کوئیspecific question ہے تو میں اس پر جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔

## Leave of Absence

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ سطوت وقار صاحبہ تعلیمی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28اور29 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ لہذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم عمر اویس صاحب تعلیمی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28اور29 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم بلال احمد صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28 تا30 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ انم آصف صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 29اور30 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب لیاقت صاحبہ تعلیمی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28تا30 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ شرمین قمر صاحبہ خرابی صحت کی بنا پر مورخہ 28 اگست تایکم ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے گیں۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ریحان نیاز خان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28اور29 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم احمد سلمان ظفر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28اور29 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: سیدہ بتول زہرہ نقوی صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28اور29 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ لہٰذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم اسد عبدل محمد صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28 اگست اور01 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ لہذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ نبیلہ جعفر صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28اور29 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ لہذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ مومنہ نعیم صاحبہ اپنی تعلیمی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 29 ,28اگست اور یکم ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے گیں۔ لہذا انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

## Calling Attention Notice

Madam Deputy Speaker: Now we are going to move on Item No. 3. A Calling Attention Notice by Mr. Mateeullah Tareen *sahib*.

Mr. Mateeullah Tareen: Thank you Madam Speaker. I would like to invite the attention of the honourable Youth Minister for Foreign Affairs and Defence towards Indian violation of LoC on daily basis. The heavy fires receives from across the LoC have resulted in the loss of many lives on this side. The concerned Youth Minister must dig out the causes of the violation of the ceasefire agreement 2003 and offer India an investigation of the matter by the UN Peace Keeping Mission.

Madam Speaker, we were given an agenda in the beginning of the Session and it was clear cut written on the first point of that agenda “Pak-India relations”. I hope that the PILDAT or the Secretariat gave us that agenda keeping in view the present scenario of the relations between India and Pakistan, especially on LoC.

مجھے بے حد افسوس ہے کہ تمام ایوان کے ممبران میں کوئی بھی اور خاص کر front line Cabinet Members میں سے اس حوالےسے کوئی policy, statement یا کسی بھی طرح کی condemnation نہیں آئی۔ We are receiving heavy fires from the LoC and the death toll has risen not only in civilians but in the armed forces as well. کسی نے بھی اتنی serious situation کو point out کرنے کی زحمت نہیں کی۔ Let me tell you some of the numbers کہ پچھلے دس پندرہ دنوں میں LoC پر فائرنگ سے آٹھ لوگ شہید ہوئے جن میں Army کے Captain سمیت تین جوان شہید ہوئے ہیں اور اس میں پینتس لوگ including three Army Officers زخمی ہوئے ہیں۔

میڈم سپیکر! سوال یہ ہے کہ LoC پر اس طرح کی جو بھی violation ہوتی ہے وہ آپ کے specific area کو، specific portion میں specific number of deaths کی importance نہیں ہوتی بلکہ آپ کی تمام relations building کی importance ہوتی ہے، اُس پر اِس کا اثر پڑتا ہے، آپ trust deficit کو build کرتے ہیں اور اسے build کرنے میں کبھی کبھی ایک decade بھی لگ جاتا ہے اور کچھ چھوٹے چھوٹے واقعات اس trust deficit کو down کرکے بالکل ختم کر دیتے ہیں۔ میں وزیر برائے دفاع سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس پورے issue کو investigate کروائیں، اس کی root causes کو دیکھیں کہ وہ کیا ہیں؟ If army or the persons from our side are involved they must be brought to the front, انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے، if not, then India must be offered a joint venture to the UN Peace Keeping Mission کہ وہ اس کی investigation کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم وزیر برائے خارجہ۔

Mr. Yasir Abbas (Youth Minister for Foreign Affairs): Thank you Madam Speaker. Mr. Mateeullah Tareen my fellow parliamentarian has pointed out in fact a very important event that is going on across the LoC.

پاکستان اور انڈیا کے درمیان LoC پر پچھلے کچھ مہینوں سے اور اس سے پہلے بھی وہاں کچھ violations ہوئی تھیں لیکن پچھلے مہینے سے it has increased and it has caused heavy lives across the border. As a Youth Minister for Foreign Affairs and on behalf of my party first of all I condemn this act. I believe that Pakistan and India کسی جنگ کے متحرک نہیں ہوسکتے۔ دونوں ایٹمی قوت ہیں، they can not afford war and they can not afford border skirmishes and at the same time they can not afford a confrontation in this morphing geo-strategic آپ کے اردگرد جو environment develop ہو رہا ہے۔ Pakistan has already submitted the voice, the Deputy High Commission of India to the Foreign Office and has asked to explain کہ کیسے ہوا اور کیوں ہوا؟ اس کے پیچھے کچھ political reasons ہیں اور کچھ reasons افغانستان سے انخلاء سے بھی related ہیں۔ اس وجہ سے کیونکہ both countries are according to media reports and according to official statements are in a tug of war in its influence in Afghanistan. اس سے ایک دوسرے کے عزائم پر تھوڑا سا شک ہو رہا ہے تو یہ border skirmishes اسی کا ایک حصہ ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ India is going to election after one year وہاں الیکشن ہونے والے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ Asia کی سیاست میں ایک black spot ہے کہ politics are being run on state level enmity. پاکستان میں بھی اسی پر الیکشن لڑے جاتے تھے and at the same time BJP کا یہ long term stance رہا ہے۔ وہاں موجودہ حکومت کانگریس کے پاس ہے، اسے یہ opportunity نہیں دے رہے کیونکہ انہوں نے ووٹوں کے لیے جانا ہے، انڈیا کے لوگوں میں ان کا image یہ بن رہا ہے کہ may be Congress is giving Pakistan some sort of concession. کانگریس وہاں کے عوام کی صحیح نمائندگی نہیں کر رہی ہے تو to avoid any sort of public sympathy پیدا کرنے کے لیے بھی one of the reason is that. According to the news items that Prime Minister Mr. Nawaz Sharif is soon going to meet Indian Prime Minister Manmohan Singh on the sidelines of UN General Assembly that is going to happen this month in New York. It has been part of the agenda that

دونوں طرف اموات Prime Minister Nawaz Sharif will take this issue with Mr. Manmohan Singh in USA. and unfortunately one of the Army Officer Captain Sarfraz embrace martyrdom in Skardu region ہوئی تھیں of LoC جہاں Indian shelling کی وجہ سے ان کے ساتھ جوان زخمی ہو گئے تھے اور وہ خود شہید ہو گئے تھے۔ Definitely our sympathies and heart goes out for their families and we believe that Pakistani soldiers front line میں جہاں پر بھی ہیں I believe that they are ready to face any adventure i.e., pose by any country particularly India اگر وہ کسی بھی صورت میں ہے تو our forces are ready as well.

میڈم سپیکر! مطیع اللہ صاحب نےاقوامِ متحدہ کی inquiry کی بات کی yes, definitely Pakistan was the first country کہ اس skirmishesپیدا ہونے کے بعد ہی کہا تھا کہ we are ready to investigate from UN. It was India that has refused اور اس نے کہا تھا کہ ہم اس معاملے کو trilateral نہیں بنانا چاہتے۔ ان میں کچھ misunderstandings پائی جاتی ہیں، yes, indeed because it’s LoC not official border yet to be defined. اس وجہ سے یہ چیزیں will go on, as long as Pakistan and India will not initiate a confidence building measures. People to people contact جب تک نہیں ہو گا اور ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش نہیں ہو گی تو یہ چیزیں ہوں گی اور یہ چیزیں پورے تعلقات کو over shadowy کرتی ہیں۔ انہوں نے اقوامِ متحدہ سے inquiry کی بات کی تھی اور causes میں political and at the same time جو ایک regional scenario develop ہو رہا ہے، so both country are vary of each other اور ایک دوسرے کے عزائم پر شک ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انڈیا میں الیکشن ہونےوالے ہیں، they need something unanimous within the Indian region, so as to make things clear اور ان کے سیاسی طور پر کوئی advantages ہوں۔

میڈم سپیکر! اس میں میڈیا کا جو کردار تھا، I believe that border skirmishes very common but the way جس طرح میڈیا اور خاص کر Indian media and I was watching Indian TV اور اس میں جو war hysteria develop ہوا تھا that situation definitely was very grave اور میں اسے undermine نہیں کر رہا ہوں لیکن میڈیا نے جس طرح اسے portray کیا especially Indian media نے that was beyond my imaginations. ان کے میڈیا چینلز کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ ابھی جنگ شروع ہونے والی ہے اور فوراً ہی پاکستان اور انڈیا full scale war میں indulge ہو جائیں گے۔ So it is high time that leadership of both side should realize that they can not dominate each other through war, they can not just give practical applications to their hegemonic designs and both countries should realize that. اس تمام میں انڈیا کا diplomatic channel in contact with Pakistani channel and there will reports according to Mr. Sartaj Aziz ان کے مطابق LoC saga کے بعد منموہن سنگھ اور نوازشریف کے درمیان دو مرتبہ ٹیلیفون پر رابطہ ہوا and actually for political and election reasons it was not public because of fact کہ اس کے repercussions میں کانگریس کو الیکشن میں سامنے آسکتے تھے۔ وہ in-contact رہے اور انہوں نے یہ assure کیا ہے کہ ہم dialogue کے process کو آگے بڑھائیں گے۔

I believe that both countries are sensible enough to say no war to any skirmishes going on in the borders and at the same time they will refrain from taking or going into full scale war. Thank you.

جناب محمد اعجاز سرور: میڈم سپیکر! میں ایک اہم معاملے پر بات کرنا چاہوں گا۔ یہ اہم معاملہ اس لیے ہے کہ یوتھ پارلیمنٹ کے وقار کا مسئلہ ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کا معاملہ Orders Of The Day میں ہے؟ آج ہمارے پاس already بہت زیادہ agenda ہے۔

جناب محمد اعجاز سرور: میڈم سپیکر! مجھے صرف دو منٹ دے دیں کیونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی بات کریں۔

جناب محمد اعجاز سرور: میڈم سپیکر! کل Orders Of The Day آیا، ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ حکومتی بنچوں سے ان کے بڑے سینیئر رہنما امین اسمعیلی صاحب ایک policy لے کر آئے۔ ہم نے رات وہ پالیسی پڑھی، ہمیں وہ e-mail کی گئی اور اس پر ہم نے پانچ چھ گھنٹے لگائے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ابھی انہوں نے اپنی policy present نہیں کی۔

جناب محمد اعجاز سرور: میڈم سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔ ہم نے وہ پالیسی پڑھی اور اس پر پانچ چھ گھنٹے کام کیا تاکہ ہم ایوان میں اس پر discuss کرسکیں اور ایک اچھی پالیسی put forward کریں لیکن میں ایوان کو انتہائی افسوس کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ امین اسمعیلی صاحب کی پالیسی 95% copy paste ہے۔ انہوں نے 95% plagiarize کی ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: انہوں نے یہ پالیسی ابھی تک ایوان میں present نہیں کی ہے۔

جناب محمد اعجاز سرور: میڈم سپیکر! وہ آج کے agenda میں شامل ہے اور اس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ آپ اس میں check کر لیں کہ وہ پورے کا پورا copy and paste کیا ہوا ہے۔ ہمارے سامنے evidence موجود ہے، آپ دیکھنا چاہتی ہیں، آپ بھی دیکھ لیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایوان کے ساتھ یہ کیا مذاق ہو رہا ہے؟

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ دیکھیں جب وہ policy present کی جائے تو تب آپ اپنا point بیان کیجیے گا، ابھی آپ تشریف رکھیں۔

## Resolution

Madam Deputy Speaker: Now we move to Item No. 4. Ms. Nabila Jaffar would like to move a resolution. Ms. Nabila Jaffar.

Ms. Nabila Jaffar: Thank you Madam Speaker. I would like to move a resolution that:

> "This House is of the opinion that the Government of Pakistan must introduce reforms in the existing police system as it is understaffed, unequipped and untrained in countering growing crimes and acts of terrorism. It must not only be equipped with modern technology and develop infrastructure but their sphere of authority also enlarged. Moreover, their working without any external influence must be ensured".

Madam Speaker, I want to read this paper for the benefit of this House. An effective Police Force is critical to countering insurgency. In Pakistan an understaffed and under-equipped police force is increasingly called on to manage rising insecurity and militant violence. Reform should be introduced in the existing police system. Pakistan needs technology led policing. There increase in crime and population makes it difficult to maintain manual data.

میڈم سپیکر! میں ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ ہمارے ہاں ابھی تک1934 کے Police Rules کے تحت register system موجود ہے۔ اگر کسی نے کسی کے خلاف کوئی case file کروانا ہے تو اس کے لیے ابھی تک registers use ہوتے ہیں اور کمپیوٹر ہمارے صرف کچھ settled areas یا بڑے شہروں کے بہت کم police stations میں لگے ہوئے ہیں لیکن ساری law enforcement کے چھوٹے police stations پر ابھی تک کمپیوٹر introduce نہیں ہوئے ہیں۔ پاکستان میں crime rates already زیادہ تھے لیکن اب جو militant insurgencies ہو رہی ہیں یا extremist violence increase کے ساتھ ابھی تک اس چیز کا notice نہیں لیا گیا کہ data maintain کرنے کے لیے یا information or communication کو improve کرنے کے لیے technology important ہے۔ اس کے علاوہ without information in intelligence policing this country is not possible. Against this backdrop extremists are using variety of technology including smart phones, satellite imagery and night vision goggles. اس کے against ہماری police that is only dependent on guns and wireless radio تو یہ ایک grave issue ہے کہ ابھی تک ہم اپنے policing system کو اتنا strengthen نہیں کر پائے جبکہ ہمارے مخالف extremists ساری technology use کر رہے ہیں۔ ہمارے capital city Islamabad میں ابھی سکندر والا جو stand off drama ہوا تھا، اس میں جو چیز سامنے آئی وہ یہ تھی کہ ایکtrained sniper کی کمی تھی اور اگر وہاں ایک trained sniper موجود ہوتا تو وہ اس stand off کو جلدی ختم کروا سکتا تھا نہ کہ زمرد خان کو وہ action لینا پڑتا۔

میڈم سپیکر! اس کے علاوہ extremists use internet and social media for propagating their agenda and our police have few urban websites which are not proved effective. میں یہ چاہتی ہوں کہ جو reforms لائی جائیں ان میں CCTV camera بھی بہت اہم ہے۔ یہ crime investigation میں investigators کا وقت بچاتے ہیں اور عدالتی system میں بھی بہتری لا سکتے ہیں، اس سے investigation کی cost بھی کم ہو سکتی ہے۔

میڈم سپیکر! اگلی چیز یہ ہے کہ the detection of explosives and fire arms also requires trained staff and equipments. ابھی پاکستان میں Bomb Disposal Squad کے trained members اکثر بم کو ناکارہ بناتے ہوئے disable ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں war on terror کے دس سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے Bomb Disposal Squad کے staff میں اضافہ کیا ہے اور نہ ہی وہ according to the conditions and circumstances trained ہیں۔

میڈم سپیکر! اس کے علاوہ technologies also requires in the detection of drugs. Drugs کے لیے ہم لوگ ابھی تک old and outdated mechanism پر depend کر رہے ہیں جس کے لیے ہم نے ابھی تک پوری دنیا میں استعمال ہونے والی technology پاکستان میں introduce نہیں کروائی۔ اس کے علاہو DNA analysis can also

کرسکتی help out کرنے میں access کو evidence یہ bring significant improvement in police investigation. ہے کہ وہ evidence ٹھیک ہے یا نہیں ہے۔ DNA testing facilities introduce ہو چکی ہیں لیکن وہ ابھی تک limited ہیں۔

میری اس ایوان سے درخواست ہے کہ DNA testing facilities کو increase کیا جائے، سب اضلاع میں یہ سہولت ہونی چاہیے۔ اس کو District Officers through digitalization and communication کے ساتھlink کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ2002 automated finger print identification system under Police Order جو already introduce ہو چکا ہے لیکن یہ facility ابھی تک improve نہیں ہے، اس کی communication میں ابھی تک improvement نہیں ہے۔

میڈم سپیکر! میں ایک اور چیز introduce کروانا چاہتی ہوں کہ Forensic Science Agency. Forensic Science Agency کچھ اضلاع میں introduce ہو چکی ہے لیکن چونکہ lack of building capacity and infrastructure development یہ چیز ابھی تک عام نہیں ہوئی ہے۔ میں اس پر بھی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں۔

اس کے علاوہ Fair Trial Act 2002 introduce for the use of certain technologies ہو چکا ہے لیکن ابھی تک یہ چیز اس لیے implement نہیں ہوئی ہے کیونکہ ہمارے پاس اصل lack of funds issue ہے، اس technologyپر بہت زیادہ costآتی ہے اور اس کے علاوہ ہمارے پاس infrastructural facilities کی کمی ہے۔ اس بارے میں میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ نہ صرف technology introduce کی جائے، ہماری policing technology enhance ہونی چاہیے بلکہ infrastructural development بھی ہونی چاہیے اور اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ان کی sphere of authority enlarge کی جائے۔ ابھی recent stand off جس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، اس میں بھی ہم یہ دیکھ رہے تھے کہ Ministry of Interior police authority کی طرف سے orders آنے کا wait کر رہی تھی اور خود کوئی بھی action لینے کے لیے capable نہیں تھی۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ہمارے ملک میں نہ صرف جرائم ہیں بلکہ ہمارے ہاں terrorism and extremismکا مسئلہ بھی ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے police system کو زیادہ بہتر بنانا ہے۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ ہر چھوٹے بڑے مسئلے کے لیے فوج کو نہیں بلانا پڑے گا، ہمیں local level پر police کے ذریعے ہی چیزیں control میں لانی پڑیں گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم مطیع اللہ ترین صاحب۔

Mr. Mateeullah Tareen: Thank you Madam Speaker. The word ‘police’ whenever it comes to mind one thing of security, peace and law and order, but when the word ‘Pakistani Police’ bribery, theft, corruption, favouratism and big bellies comes in mind and it is the fact. One day at night I was walking through a street in Lahore and I was alone
میں شاید اس سڑک کو عبور کر لیتا اگر مجھے اس سڑک پر دو پولیس والے نظر نہ آتے۔ میں واپس ہوا اوررکشہ لیا اور وہاں سے گیا۔ So this is the level of confidence of the people of Pakistan on its policing system. Generally, it is not the perception of mine but the perception of every person in this House if they speak honestly. اس کی کچھ وجوہات ہیں، corruption, favoritism and sphere of influence from the external

I  میں reforms کی وجہ سے آپ کے policing system کے basic roots تباہ ہو گئے ہیں۔ میں ان پوری side کے technology انہوں نے second Ms. Nabila Jaffar whatever she said those were very important points, بارے میں بات کی، telecommunication and computer system کے حوالے سے جو باتیں کیں۔

Madam Speaker, I also want to add some of the points that internal mechanism must کہ پولیس میں ایک internal system and mechanism introduce کروایا جائے، only for police system which will ensure that there will be no corruption, favoritism and any sort of thing like that. If any such mechanism in policing system is already existed that mechanism must be strengthened. اس کو بہت strong کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد external force کی بات آتی ہے۔ پولیس والا بے چارہ آٹھ یا نو ہزار روپے کی کم تنخواہ پر باہر سے آنے والی external force and influence کو کیسے reject کر سکتا ہے؟ how can he do that اس کی تو زندگی خطرے میں ہوتی ہے۔ I am talking about specifically Quetta اگر کوئٹہ میں کسی تھانے میں کوئی پولیس کا سپاہی یا کوئی آفیسر اعلیٰ حکام کا حکم ماننے سے انکار کر دیتا ہے تو اسے اٹھا کر سریاب روڈ جہاں BLA کا زیادہ راج چلتا ہے وہاں پھینک دیا جاتا ہے۔ اس کے لیے یہ ایک دھمکی ہوتی ہے کہ میں آپ کو وہاں transfer کروا دوں گا، this is a sort of threat to him. وہ بے چارہ اس آٹھ یا نو ہزار کی نوکری کے لیے اپنی جان تو ہتھیلی پر نہیں رکھ سکتا، he is defending whole of his family. جب تک external influence پولیس سے نہیں ہٹائی جائے گی، جب تک ان پر اعلیٰ حکام اور باقی لوگوں کا external influence نہیں ہٹایا جائے گا nothing of any sort can be ensured, whatever technology is provided to them.

میڈم سپیکر! مس نبیلہ نے telecommunication کی بات کی، computer system definitely بہت اہم ہے۔ ان کو wireless phone دینے چاہییں، ان کے درمیان communication system نہیں ہوتا، اس کے لیے ان کے wireless system کو بہتر کیا جانا چاہیے۔ Finger print system introduce کیا جانا چاہیے تاکہ مجرموں کا ایک centralize record موجود ہو نہ کہ رجسٹروں میں درج ہو۔ اب اگر کسی پولیس اسٹیشن یا جیل پر دھاوا بول دیا جاتا ہے اور اسے جلا دیا جاتا ہے whatever record you had, not only those culprits have gone لیکن آپ کا تمام record جو رجسٹروں میں درج تھا وہ چلا گیا because you are lacking a central mechanism for the police system جہاں ایک جگہ پورا data enter ہو کر centralize ہو رہا ہے۔ آپ نے register کیا ہے، register کو آگ لگی۔ ملزم بھی گیا، اس کی پوری جانکاری بھی گئی اور اس کی پوری history بھی گئی where he belong to? What was the history? What was the address? Everything gone. لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے دونوں طرف کے لوگ اس issue کو تھوڑا سا serious لے کر اس پر workout بھی کیا جائے۔ ہم نے اس کو refer کیا ہے، I am part of the Committee of the Interior Ministry اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور اس میں reforms لانے کی کوشش کر رہے ہیں، ہم اس کو بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ If any one in the House have brilliant suggestions, we will really welcome that. Thank you so much.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** اگر کوئی Opposition کی طرف سے بولنا چاہے۔ جی محترم ریان نیاز صاحب۔

جناب ریان نیاز خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ resolution کے half part کو I totally endorse. باقی جو نبیلہ نے بات کی ہے کہ the sphere of authority should also be enlarged. اصل میں انہوں نے ساتھ ہی کہہ دیا ہے کہ وہ Interior Minister کے order کا wait کر رہے تھے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے قوانین میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے کہ police کو وزیر داخلہ کے order کا wait کرنا پڑے۔ یہ انہوں نے ایک غلطی کی۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ external influence کو کم کرنا چاہیے، یہ انہوں نے بہت ہی اچھی بات کی لیکن for the time being ہم ان کی authority کو enlarge نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری پولیس کرپشن میں اتنی involve ہے، they are more or less غنڈا گرد، جن پر ہمارا believe ہے۔ جیسے مطیع اللہ ترین نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ وہ گلی سے گزر رہے تھے تو وہ ڈر کے مارے نہیں گئے۔ So, in that case, for the time being ہمارا first step یہ ہونا چاہیے کہ اس department سے corruption کرنی، اس کے لیے ایک proper police define کرنا پھر اس چیز کی طرف آ سکتے ہیں کہ ان کی authority enlarge کریں۔ Already ان کی authority ہر arena میں اور جہاں پر ان کا area of influence or working ہوتی ہے وہاں پر ان کی ہے۔ So, I would say کہ اس طرح سے ایک چھوٹی سے vague term ان کو اس میں سے remove کرنی چاہیے and I am going to propose an amendment in this. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم شفقت علی صاحب۔

جناب شفقت علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں نبیلہ جعفر کی اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ پولیس کی کارکردگی، پولیس کے نظام اور پاکستان کی موجودہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اب ہم لوگوں کے ذہن میں ایک concept یہ بیٹھ چکا ہے کہ میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ بتاتے ہوئے کہتا ہوں کہ ایک ٹیچر اپنے student سے پوچھتا ہے کہ تھانہ کیا چیز ہوتی ہے تو کسی نے کچھ جواب دیا اور کسی نے کچھ جواب دیا۔ آخر میں ٹیچر نے بتایا تھانہ ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جس کو حکومت nominate کرتی ہے اور تھانے کا درجہ دیتی ہے عوام کو انصاف فراہم کرنے کے لیے تو وہاں پر ایک شرارتی بچہ اٹھا اور اس نے کہا کہ نہیں سر، اس کی تعریف یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ ایسی جگہ جہاں پر کوئی شریف جس کے ساتھ زیادتی ہو نہ جائے جبکہ لٹیرے، ڈاکو، غنڈے اور دہشت گرد یہاں پر دوستی بنا کر وہاں پر جا اپنے کام کریں اور وہاں جا کر بیٹھیں تو اس کو تھانہ کہتے ہیں۔

دوسری بات رہی ان کی کارکردگی کی تو پہلی ہمیں عوام اور پولیس کے مابین ہم آہنگی کی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے۔ جس کی وضاحت میں کچھ یوں کروں گا کہ احتساب ان لوگوں کا ہوتا ہے، ان افسران کا ہوتا ہے جو نچلے درجے پر بیٹھے ہیں، بڑوں کا نہیں ہوتا۔ مثلاً کانسٹیبل، سپاہی، رضاکار اور ایس ایچ او کا ہوتا ہے، ان سے اوپر ڈی ایس پی، اے ایس پی کا نہیں ہوتا، ان کو سزائیں نہیں ملتی جبکہ تمام کام نیچے والا عملہ ہی کر رہا ہوتا ہے۔ پھر ایک بات ہے کہ پولیس کا عوام کے ساتھ سلوک تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ چند ماہ پہلے حیدرآباد میں ایک طالبہ کو ایک مقدمے میں تھانے بھیج دیا گیا اور حوالات میں بند کر دیا گیا اور وہاں پر پولیس کے اہلکاروں نے اس کے ساتھ مبینہ زیادتی کی اور آخرکار اس لڑکی نے خودکشی کر لی لیکن

وہاں پر نہ تو میڈیا پہنچا، نہ وہاں پر افسران بالا پہنچے اور نہ ہی وہاں پر کوئی سیاسی نمائندہ پہنچا۔ کہاں گئی اس کی زیادتی؟ کہاں گیا انصاف؟ یہ پولیس کی کارکردگی ہے۔ جہاں نبیلہ نے ایک point اچھا بتایا کہ telecommunication system ہونا چاہیے تو وہاں پر پولیس اور عوام میں یہ چیز بھی پیدا کرنی چاہیے کہ اپنا اخلاقی اقدار ختم نہ کیا جائے۔ عوام کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ پولیس کے ساتھ تعاون کریں جیسا کہ مطیع اللہ نے اپنا واقعہ سنایا تو وہاں پر عوام کیا کرے گی۔ کراچی میں جو فیصل بیس پر حملہ ہوا تو اس کے آس پاس کی بستیوں میں وہ دہشت گرد چھپے ہوئے تھے، وہ زیادہ دور نہیں تھے لیکن عوام پولیس سے ڈرتی تھی کہ اگر آج ہم ان کی نشاندہی کرتے ہیں تو پولیس ان کے خلاف کچھ نہیں کرے گی اور یہ لوگ چھوٹ جائیں گے اور اس کے بعد ہماری تباہی ہوگی۔ لہٰذا اس سے بہتر ہے کہ جو ہونا ہے وہ ہونے دو کیونکہ مرنا تو تب بھی ہے۔ اگر ان کو بتا دیا جائے تو تب بھی مر جائیں گے اور اگر نہ بتایا جائے تو تب بھی مر جائیں گے۔ لہٰذا یہ چیز ضروری ہے کہ عوام اور پولیس کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ باقی رہی بات computerization system کی تو اس میں میں ایک چھوٹا سا واقعہ پیش کرنا چاہوں گا کہ پچھلے سے پچھلے اتوار میں دنیا نیوز کے رؤف کلاسرا کا ایک کالم پڑھ رہا تھا، اس میں انہوں نے یہ وضاحت کی ہوئی تھی کہ ایک سال پہلے ہم نے دہش گردی سے نمٹنے کے لیے چین سے 24 کروڑ کا ایک معاہدہ کیا جس میں ہم نے کچھ scanners لیے اور اس معاہدے کہ تحت کل 24 scanners آنے تھے جن میں سے پہلے دو آئے جو اسلام آباد میں نصب کیے گئے۔ جب وہ scanners یہاں پر پہنچے تو پتا نہیں چل رہا تھا کہ ان کو operate کیسے کرنا ہے کیونکہ ان کو operate کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ پھر پولیس کے کچھ لوگ چین بھیجے گئے حکومت کے خرچے پر، انہوں نے وہاں سے training لی اور واپس آئے لیکن جب وہ واپس آئے تو ان کو کسی دوسری جگہ پر تعینات کر دیا گیا۔ پھر کچھ اور لوگ بھجوائے گئے training کے لیے۔ جب وہ لوگ بھی چین سے training لے کر واپس آئے تو پتا یہ چلا کہ یہ scanners تو custom میں checking کے لیے ہیں، یہ دہشت گردی کے آلات کو check کرنے والے ہی نہیں ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ جو camera system ہے۔ اس وقت لاہور میں جتنے کیمرے لگائے گئے ہیں ان میں سے 70% سے 75% کیمرے خراب ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ صرف نصب کر دینے کی حد نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کی کارکردگی کا روزانہ کی بنیاد پر check up ہونا چاہیے۔ ان کو analyze کیا جانا چاہیے اور finger prints check کرکے پتا کرنا چاہیے کہ یہ working condition میں ہیں بھی یا صرف دکھاوے کے لیے ہیں۔ لہٰذا میری نظر میں ان اصلاحات کی اشد ضرورت ہے تاکہ پولیس کا نظام بہتر کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم راجہ حسن خان۔

Raja Hasan Khan: Thank you Madam Speaker. Madam Speaker, it is my first speech in the House and I would like to seek two minutes permission so that I can share my personal views about Youth Parliament. It is very clear that it is a learning platform.

میرا شروع میں باقی ساتھیوں سے interaction ہوا ہے۔ We should at least respect Secretariat because they are the one who gave us right to speak and express our view on everything. After that I would like to say that some people are unfortunately being too much personal over here.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ! یہ باتیں پارٹی میٹنگز میں discuss کی جا سکتی ہیں۔

Raja Hasan Khan: Madam Speaker, I am really disappointed on this. I would like to make this point.

یہاں پر جو personal gains آیا ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے علاقے میں جا کر نالیاں بنوائے اور میٹر لگوائے اور مجھے امید ہے کہ اس کے پیچھے کافی لوگ بھاگیں گے اور دوڑیں گے اور یہ platform اس لیے نہیں ہے، at least we are educated people and we should act like that. So, I would like to make a short suggestion about police. Whatever Kakar sahib and everyone said, it was really up to the point but I personally think that there should be HR department for police جو ان کی recruitment کرے، relevant لوگوں کی training کرے اور اس مقصد کے لیے ان کی ایک independent academy ہونی چاہیے جس میں کسی قسم کی political involvement نہیں ہونی چاہیے، جس پاکستانی آرمی کی کاکول میں ایک academy ہے۔ اس میں ان کے افسران کو train کرنا چاہیے، ان کی mentality build up کرنی چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہماری پولیس میں low level یعنی Inspector یا اس سے نیچے نیچے جتنی بھی بھرتیاں ہوتی ہیں they all are on political basis. جب ایسا ہوتا ہے تو پھر وہ لوگ bound ہو جاتے ہیں کہ جو لوگ ان کو لے کر آئے ہیں وہ ان کی مرضی پر چلیں۔ اس کے علاوہ پولیس کو funds کی بھی بہت ضرورت ہے۔ جس طرح ابھی پچھلے دنوں سکندر والا مسئلہ ہوا ہے تو اس میں ہماری پولیس کے پاس equipment ہی نہیں تھا۔ وہ کبھی GHQ فون کرکے equipment منگا رہے ہیں، کبھی سننے میں آیا کہ کراچی سے equipment آ رہا ہے۔ لہٰذا جس طرح ہماری آرمی trained and equipped ہے ہماری پولیس بھی اسی طرح ہو کیونکہ ہمارے پورے ملک میں law and order کی صورتحال بہت خراب ہے۔

اس کے علاوہ I would like to say that police should be given free hand. میں پورے ایوان کو بتاتا چلوں ڈاکٹر رضوان کے بارے میں۔ ادھر کافی لوگوں نے بات کی ہے، so, Dr. Rizwan is a very good officer. He was DPO in Sargodha before that. ادھر شہباز شریف صاحب نے ان کو free hand دیا ہوا تھا۔ وہاں پر انہوں نے اپنے آپ proof کیا ہے۔ میں personally ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو 20, 25 سال سے بھتا خوری اور دوسرے غلط کام کر رہے تھے اور ان کے بہت بڑے بڑے network تھے۔ ڈاکٹر رضوان نے انہیں ختم کیا اور ایسا صرف اس لیے ہوا کہ شہباز شریف کی طرف سے انہیں free hand تھا اور ذوالفقار چیمہ صاحب ان کو head کر رہے تھے۔ دیکھیں جو rangers کا واقعہ ہوا تھا اس پر ہمارے چیف جسٹس صاحب نے suo motu action لے لیا تھا۔ جب ہمارے پولیس افسران کوئی action لیتے بھی ہیں تو ان کو یہ clear ہونا چاہیے کہ وہ جو بھی action لینا چاہیں وہ لیں کیونکہ وہ professionals ہیں اور اس چیز کو زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں اور ان کا کام ہے۔ یہ زمرد خان یا ایسے دوسرے لوگوں کا کام نہیں ہے اور یہ ان کا کام نہیں ہے کہ وہ ان

کو آ کر بتائیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ ہمارے پولیس افسران کو باہر سے courses کرانے چاہییں۔ I would also like to appreciate this resolution. It is a wonderful resolution and I am in support of this. Thank you so much.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** محترم عمر نعیم صاحب۔

**جناب عمر نعیم:** شکریہ میڈم سپیکر۔ مس نبیلہ جو resolution لے کر آئی ہیں میں اس سے بالکل agree کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بہت ہی sensitive issue کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ اگر اس کی roots میں جایا جائے تو میں roots کی بات یہاں پر کرنا چاہوں گا کہ ٹھیک ہے کہ ہم technologies کو لے کر آ جاتے ہیں۔ Let us suppose کہ جو جو انہوں نے بیان کی ہیں وہ تمام technologies کو لے کر آ جاتے ہیں، اگر تو ہمارے پولیس اہل کار ان چیزوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا ہمیں سب سے پہلے ان کو educate کرنا پڑے گا۔ پھر یہ دیکھنا پڑے گا کہ ان کی selection کس بنیا پر ہوتی ہے، ان کا education level کیا ہے۔ اگر ہم پولیس کے نچلے درجے کے اہل کاروں کو دیکھیں تو وہ میٹرک یا مڈل پاس ہوتے ہیں۔ ہمیں تھوڑا سا اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جب ہم ان کو educate کر دیں گے اور جب ہم ان کو اس قابل بنا دیں گے کہ وہ ان چیزوں کو سمجھیں کہ ہمارے معاشرے میں جو کارروائیاں ہو رہی ہیں، جب وہ ان کو سمجھیں گے تب ہی ہم ان چیزوں کو adopt کر سکتے ہیں otherwise یہ سب چیزیں بے کار ہی پڑی رہیں گی اور ان کا misuse ہوتا رہے گا۔ جیسے کہ ابھی شفقت نے بھی بتایا کہ ان چیزوں کو سیکھنے کے لیے ہمیں اتنا خرچہ پڑا اور لوگوں کو باہر بھیج کر train کرنا پڑا۔ لہٰذا ہمیں سب سے پہلے root cause کو دیکھنا پڑے گا۔ ہمارا پولیس اہلکاروں پر trust نہیں ہے۔ ہمیں پتا ہے کیونکہ ہم سب کے ساتھ یا کچھ parliamentarians کے ساتھ ایسا واقعہ ضرور ہوا ہوگا کہ جب پولیس کا ان کے ساتھ کسی ناکے پر یا کسی جگہ پر پڑا ہوگا تو ان کی language کیا ہوتی ہے، ان کا بات کرنے کا طریقہ کیا ہوتا ہے۔ Definitely ہم لوگ یہی شمجھتے ہیں کہ یہ تو non-educated لوگ ہیں جن کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ law and order کو کیسے implement کیا جائے------

**محترمہ نبیلہ جعفر:** میڈم سپیکر! ایک point of order ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے۔

**محترمہ نبیلہ جعفر:** سب سے پہلے میں عمر نعیم صاحب کا point address کرتی ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب تک skills develop نہیں ہوتیں اس وقت تک ہم advanced technologies کو operate نہیں کر سکتے۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اگر ہم reforms کی بات کر رہے ہیں تو ہم یہ بات بھی کر رہے ہیں کہ ان کی skills بھی develop کی جائیں تاکہ وہ اس technology کو operate بھی کر سکیں۔ اگر ان کا یہ کہنا ہے کہ ان کی language غلط ہوتی ہے یا ان کا behaviour لوگوں کے ساتھ اچھا نہیں ہوتا تو پھر کیا ہم ان کے behaviour میں کوئی reform نہیں لائیں گے؟ کیا ہم ان کے لیے change نہیں چاہیں گے؟ کیا ان کے لیے کوئی پالیسی نہیں لائیں گے؟ کہیں پر بھی کوئی بات نہیں کریں گے؟ بس کیا ہم بیٹھے رہیں گے کہ 1934 Police Order کے مطابق ہی چلیں گے ساری زندگی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی عمر نعیم صاحب۔

جناب عمر نعیم: محترمہ میں نے شروع میں ہی کہا کہ میں آپ کی اس resolution سے بالکل agree کرتا ہوں۔ میں تو صرف یہ بات کر رہا تھا کہ آپ جو reforms introduce کرانے جا رہی ہیں ان میں سب سے پہلے education and implementation ہونا چاہیے جو کہ credibility ہے۔ میں آپ ہی کی بات کر رہا ہوں، میں کے خلاف بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو انہیں کو تھوڑا سا push up کرنے کی بات کر رہا ہوں۔ آپ نے یہاں پر ایک اجتماعی لفظ استعمال کیا تو میں اسی کے اندر رہتے ہوئے بات کر رہا ہوں کہ education کا مسئلہ بھی یہاں پر ہے اور جس پر ہمیں توجہ دینی چاہیے۔ So, I completely endorse this resolution. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: سید فیض علی صاحب۔

سید فیض علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! میں نبیلہ جعفر کی اس resolution سے مکمل طور پر agree کرتا ہوں اور میں اس میں چند reforms suggest کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی reform تو یہ ہے کہ جو انہوں نے بات کی ہے کہ پولیس کو ایسا train کرنا چاہیے جس میں سیاسی بھرتیوں کو نظرانداز کیا جائے۔ جب تک ہمارے پولیس نظام میں سیاسی بھرتیاں نہیں روکی جائیں گی ہمارا پولیس کا نظام کبھی بھی بہتر نہیں ہو سکتا۔ دوسری بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں تھانوں میں جو شکایات درج ہوتی ہیں لیکن اگر کسی کو پولیس کے خلاف کوئی شکایت ہے تو اس کے لیے کوئی ادارہ قائم نہیں ہے۔ ایک ادارے کا ایک تصور موجود ہے جس کا نام ہے Public Safety Commission جس میں قومی سطح سے لے کر ضلعی سطح تک اگر عوام میں سے کسی کو شکایت ہے پولیس کے خلاف تو عوام اس کو register کروا سکتی ہے لیکن بدقسمتی سے پچھلے حکومت میں وفاقی وزیر داخلہ جناب رحمٰن ملک صاحب نے اس ادارے کا وجود بالکل ہی ختم کر دیا۔

ایک اور point یہ ہے کہ انہوں نے 2002 Police Order کی بات کی کہ اس کو متعارف کروایا جائے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس میں مختلف ترامیم کرکے اس کو فاٹا اور آزاد کشمیر تک بڑھایا جائے۔ مشرف دور میں یہ Order introduce کروایا گیا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد پولیس کو فورس بنانا نہیں بلکہ پولیس کو public safety کے لیے، public service کے لیے بنانا تھا لیکن بدقسمتی سے ہم نے اس کو سیاسی مقصد کے لیے استعمال کیا اور اس Order کو یہاں implement نہیں ہونے دیا۔ ایک اور بات انہوں کی Forensic Science Agency کی۔ یہ ضرور ہونی چاہیے۔ پنجاب حکومت نے ایک Forensic Lab لاہور میں بنائی بھی ہوئی ہے۔ اس lab کا اپنی حد تک تو کام بالکل ٹھیک ہے، اس نے پولیس میں almost 4000 cases solve ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایسی lab کو پورے پاکستان میں introduce کروایا جائے، ہر ڈویژن میں اس lab کو introduce کروایا جائے تاکہ پولیس کے نظام کو بہتر سے بہتر کیا جا سکے۔ اس طریقے سے جو بے گناہ لوگ ایسے لوگ جو کسی کے کہنے پر تھانوں میں پڑے ہیں، ان کو ختم کرنے کے لیے تھانوں میں کمیٹیاں بیٹھنی چاہییں جو بے شک پولیس سے نہ ہوں لیکن ان کا کام ہو کہ وہ اس چیز کو regulate کریں کہ اگر کوئی مجرم آیا ہے تو اس کو کتنی سزا دی جائے۔ اس کی بہتر مثال ہم موٹروے پولیس کی لے سکتے ہیں کہ گزشتہ حکومت میں اور اس سے پہلے بھی

دیکھا کہ موٹروے پولیس کو British Government کے under ایک ادارے نے train کیا اور اس میں بھرتیاں بھی سیاست سے علیحدہ ہوتی ہیں اور ان کی training ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میں بات کرنا چاہوں گا کہ ان selection merit پر ہو۔ ان کی training بہتر سے بہتر ہو۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں سارے ایوان سے اور خاص طور پر اپوزیشن سے گزارش ہے کہ ہم اس resolution کے بارے میں ایک چیز miss کر گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک محترم ریان نیاز صاحب نے فرمایا کہ وزیر داخلہ اس chain of command کا حصہ نہیں ہیں، حالانکہ وزیر داخلہ ہی اس کو head کرتے ہیں اور وہ chain of command کا حصہ ہیں۔ وزیر داخلہ کے orders کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات یہ کہ انہوں نے غنڈہ گرد کہا۔ میں ان کو یاد کرانا چاہوں کہ ملک سعد نامی ایک پولیس افسر پشاور میں سنہ 2007 میں شہید ہوئے تو کیا وہ غنڈہ گرد تھے۔ ابھی دیامیر میں ایک SSP شہید ہوئے اور کوئٹہ میں ایک DIG شہید ہوئے، ان میں سے کوئی بھی غنڈہ نہیں تھا۔ ہم نے ایک بہت ضروری اور اہم چیز miss out کر دی اور وہ ہے اس کا moral. کیا کسی نے کہا کہ ہم نے پولیس کا moral improve کرنا ہے؟ ہم یہ بھول جا تے ہیں کہ یہ وہی پولیس ہے جو under equipped ہے، جب war on terror شروع ہوئی تو یہ domestic front پر frontline force ہے انہیں محدود وسائل کے ساتھ۔ انہوں نے اپنی جانیں بھی دی ہیں، انہوں نے عوام کو protect کرنے کی کوشش بھی کی ہے اور بہت سے پولیس افسران جن کی تعداد ہزاروں میں ہے جنہوں نے اپنی جانیں پیش کیں اس مقصد کے لیے تاکہ ہم اپنی زندگی سکون سے گزار سکیں۔ ہمیں یہ چیز نہیں بھولنی چاہیے لیکن تنقید برائے تنقید کی پالیسی غلط ہے۔ لہٰذا اپوزیشن سے گزارش ہے کہ کم از کم اس اہم معاملے میں، جو اپوزیشن کو پسند نہیں ہے یعنی terrorism اس پر بھی ذرا positive role play کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم عبدالصمد صاحب۔

جناب عبدالصمد خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ ہشام صاحب نے بہت اہم point اٹھایا اور میں بھی یہی point اٹھانا چاہ رہا تھا کہ ہمیں trust developing steps اٹھانے چاہییں۔ اگر ہم اپنے پڑوسی ملک بھارت کا جائزہ لیں تو وہ انہوں نے trust developing steps میں یہ کیا کہ بھئی اپنے میڈیا کو کہیں پر بھی پولیس کے کردار پر تنقید کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور اس بارے میں ایک مکمل پالیسی وضع کردی ہے کہ جتنی بھی movies ہیں ان میں بھی اگر آپ دیکھیں تو پولیس کے کردار کو کبھی منفی طریقے سے نہیں دکھایا جاتا۔ لہٰذا یہ ایک بہت اہم point تھا جو ریان صاحب نے اٹھایا کہ پولیس اور عوام میں trust develop کرنا پڑے گا اور محترم مطیع اللہ ترین نے جو point raise کیا کہ مجھے پولیس پر trust ہی نہیں ہے تو میں کس طرح trust develop کروں۔

ایک بات یہ بھی کئی کہ ہر حکومت اپنی پولیس کو مضبوط بناتی ہے۔ پولیس ریاست کا اہم ادارہ ہے۔ ہم اپنی وزارت داخلہ کو جتنا بھی strong کریں گے، آپ کی state اندر سے اتنی ہی strong رہے گی اور جب بھی کوئی بیرونی ملک سازش کرتا ہے، ہم ہمیشہ conspiracy theories کی بات کرتے ہیں تو جب بھی کوئی

ملک سازش کرتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ وہ باہر سے ہی آپ پر حملہ کرے وہ آپ کی جڑوں کو کمزور بنانا چاہتا ہے اور اس کو combat کرنے کے لیے آپ اپنی وزارت داخلہ کو جتنا strong بنائیں گے اتنا ہی آپ بیرونی طاقتوں سے محفوظ رہیں گے۔ آج جو ہمارا dilemma ہے پورے ملک میں، جتنی بھی کمزوریاں ہمارے اندر ہیں، وہ اسی وجہ سے ہے کہ ہماری پولیس professionalism show نہیں کرتی۔

پھر میڈم سپیکر! ایک بہت اہم point raise کیا گیا کہ ہم paramilitary forces پر rely کرتے ہیں اور ایک بات بھی میں یہاں پر ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا کہ جب آپ ان کو call کرتے ہیں، مثال کے طور پر ابھی جو issue raise کیا جا رہا ہے کہ کراچی میں فوج طلب کی جا رہی ہے تو جب بھی آپ کسی civilian علاقے میں فوج کو طلب کرتے ہیں تو Interior Ministry اس کو pay کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ابھی کراچی میں Rangers deployed ہے اور وہ کافی عرصے سے deployed ہے تو اس کے لیے Interior Ministry Paramilitary Forces کو pay کرتی ہے۔ اگر آپ ان کو pay کر رہے ہیں تو آپ اپنی پولیس کو ہی strong بنا دیں۔

پھر ایک اور بات یہاں پر raise کی گئی ہمارے نئے ساتھی رکن کی طرف سے کہ بھئی جس طرح PMA Kakul Academy ہے تو اسی طرح پولیس کی بھی ایک Academy ہونی چاہیے تو بھئی پولیس کی بھی academy ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی بھی بندہ بھرتی ہو جائے اور direct آ کر کام کرنا شروع کر دے۔ لہٰذا ہر چیز کے لیے academy ہوتی ہے اور اس academy میں professionalism کے ساتھ training دی جاتی ہے لیکن مسئلہ کہاں پر آتا ہے، سپاہی کی سطح پر مسائل پیدا ہوتے ہیں کہ ان میں تھوڑی سی سیاسی بنیاد پر یا influential based بھرتیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ اتنے professional نہیں ہوتے ورنہ ہر چیز کے لیے اکیڈمی بنائی جاتی ہے اور اس میں کافی professional طریقے سے training دی جاتی ہے۔

میڈم سپیکر! Forensic labs کی بات بھی کی گئی۔ پاکستان میں جو forensic labs available ہیں ان کی کارکردگی کو بھی کافی سراہا جانا چاہیے کیونکہ ان کی کارکردگی بہت زبردست ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہیں بہت کم تعداد میں اور وہ جو reports forward کرتے ہیں ان پر عملدرآمد بہت کم کیا جاتا ہے۔ لہٰذا issue یہ نہیں ہے کہ وہ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہے ہیں، ان کے پاس technology بھی ہے لیکن issue یہ ہے کہ ان کی reports پر investigation نہیں کی جاتی۔ ہمارے ساتھ ایک بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم جو investigation carryout کرتے ہیں، وہ scientific طریقہ نہیں ہوتا یا ہم psychological investigation carryout نہیں کرتے۔ ہم وہی پرانا طریقہ استعمال کرتے ہیں یعنی مار پیٹ کا۔ اس طریقے سے اب ہر بات نہیں نکلتی کہ بندے کو ماریں۔ اگر کسی بندے کا patience level بہت زیادہ ہے تو جو بات اس نے نہیں بتانی تو وہ نہیں بتائے گا۔ ان کی investigation کا طریقہ بھی بہت کمزور ہے۔ لہٰذا اس کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ جو اور باتیں کی گئی ہیں میں ان کو دہرانا نہیں چاہوں گا لیکن resolution بہت اچھی ہے and I congratulate and I totally endorse it and we totally support the resolution. Thank you Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Does anyone have any thing mute at the discussion? Yes, Inamullah Marwat.

Mr. Inamullah Marwat: Thank you madam Speaker. First of all I would like to say that the resolution which has been put forwarded by Nabila Jaffer is of quite a lot of significance. I mean we are just formulating national security policy in which police will be at the forefront to counter the terrorism. So, such types of reforms should be introduced. There is a need of this. We need to introduce reforms in this force that will be at the forefront to counter this terrorism. Now, the point is that much has been talked about the reforms. The point I want to add is that if we see at the working of police, I have become a complex for them. First they used to deal with the local crimes. I mean within the country and since for the last 13 years, Pakistan is fighting a war on terror and we have got some new enemies in our country which is somehow coming from external world. So, the problem that police faces is a sort of intelligence sharing. Yesterday, I was just watching a talk show and I just came to know that police has got no such sort of intelligence branch that can work effectively for it. They are still dependent upon the ISI, MI and IB. They are dependent upon them but it is up to the discretion of these intelligence sharing institutions. They are not legally bound to share information with the police. Such sort of complaint are coming from IG Khyber Pakhtunkha that we get reports from these institutions on the basis of intelligence sharing but somehow they are dealing with the matter on the face value. The sort of work that we deal with because is something which is dealing with the internal problems and they need to have such types of intelligence sharing with respect to the local situation. He was of the view that we are not getting that sort of localized intelligence sharing which we need to counter this terrorism at the same time to counter these criminals.

The second point that I would like to add that in Pakistan police is working under different laws. In KPK police is working under different law, in Punjab it is working under different law. So, the working of police is a bit complex. They are not on the same page. They are facing the same problem i.e. extremism but their working procedure is quite different. They have no special intelligence sharing branch. So, my point is that that a law should be framed so that they can work together, they can share information with one another and they can improve the working of this police institution. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ بشریٰ صاحبہ۔

Miss Bushra Iqbal Rao: Thank you Madam Speaker. I agree with the resolution but again I would like to take the other side of the picture.

We have to actually also take into consideration the role that ہم پولیس کو ہر چیز میں blame کر رہے ہیں۔ politicians play themselves. ہم خود یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم خود پولیس کو استعمال کرتے ہیں، ان کے ساتھ annexes بناتے ہیں۔ اس طرح تو اس میں parliamentarians and politicians کا بھی role ہے، جس کے لیے ان کو بھی اس معاملے میں اپنا role دیکھنا چاہیے کہ وہ خود کیا کرتے ہیں۔

Secondly, I agree with few people who said that

جب پیچھے سے کوئی defend کرنے والا نہ ہو تو پولیس کا moral بہت down ہوتا ہے۔ In the incident where Sikandar made people hostage اور جو سارا کچھ ہوا ہے۔ اس میں پولیس کا moral اس لیے بھی down تھا کہ جب وہ action لیتی ہے تو اس کے پیچھے ان کو پتا ہے ہمیں کوئی defend نہیں کرے گا and that is exactly what happened when they allowed Zamarrud Khan to go. Those policemen were suspended later on. So whatever they do or they don't do they are penalized. جس طرح آرمی میں ہوتا ہے کہ کسی کو بھی کچھ کہا جائے تو پوری فورس ان کو defend کرتی ہے لیکن پولیس میں ایسا نہیں ہوتا۔ So, that is something ان کا moral boost کرنے کے لیے ضروری ہے۔ فیض حسن نے ایک بات کی تھی کہ کوئی independent training ہونی چاہیے اور اس کے لیے ایک الگ ادارہ ہونا چاہیے۔ یہ سب کچھ موجود ہے، even جو grade 17 and above officers کی جو selection ہوتی ہے وہ بہت tough ہوتی ہے، کیونکہ 10000 or 15000 لوگوں میں سے صرف 18 officers choose کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ میرٹ کہیں اور ہو نہیں سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ بہت سے training institutes ہیں، اسلام آباد میں بھی پولیس کی training کا ایک الگ ادارہ موجود ہے اور lower grade staff کے لیے بھی ایشیا کا سب سے بڑا training center بھی پاکستان میں ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ پولیس میں invest کرنے کی ضرورت ہے۔ Interior Ministry میں پولیس کے لیے خاص funds ہونے چاہییں کیونکہ جو پولیس کی job is entirely different from other jobs. Management کی ایک theory ہوتی ہے جس میں ہم value کے through pay دیتے ہیں۔ اس میں پولیس کی job description is very tough but the pay is not that high اور ان کا جو risk ہے یا security of life ہے، جس میں وہ کام کرتے ہیں، اس کے equitable pay نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس طرح سے بھی moral boost نہیں ہوا ہوا ہے۔ Traffic police کی بہت اچھی تنخواہیں بڑھائیں تھیں تو ان کی performance اسلام آباد میں بہت اچھی ہے۔ If you invest in police, you would see the results. یہاں پر کسی نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ ان کو technology دیں تو ان کو سمجھ ہی نہیں آئے گی۔ So, I am sorry, I can't understand کہ اس point کا کیا مطلب تھا کیونکہ پولیس میں بھی ہم میں سے ہی لوگ جاتے ہیں۔ Intellect سب میں ہوتا ہے۔ آپ ان میں invest کریں، یہ ایک simple demand and supply کا rule ہے کہ آپ ان سے جو مانگیں گے وہ اس وقت دیں گے جب آپ ان پر invest کریں گے، ان کو دیں گے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: I think we have discussed this in a lot of detail. Yes, please.

Mr. Muhammad Kashif Khan Khichi: Thank you Madam Speaker. First of all I am very thankful to my fellow parliamentarians who have moved this resolution in the House and I strongly support this resolution.

میں یہاں پر افسوس کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ ہم جو بھی resolution House میں لے کر آتے ہیں، ہم ہمیشہ اس کے negative aspects discuss کرتے ہیں اور اس کے positive aspects ignore کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس resolution پر بہت ساری باتیں کی گئی ہیں، بہت ساری recommendations دی گئی ہیں اور میں ان کی respect کرتا ہوں۔ یہاں پر ہم پہلے بھی reforms لا چکے ہیں اور ہم اس پر further کام کر رہے ہیں۔

پچھلے دنوں ہماری cabinet meeting بھی ہوئی تھی، جس میں وزیراعظم صاحب بھی شامل تھے اور تمام صوبوں کے IGs بھی شامل تھے اور ہم اس میں مزید reforms لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے دور میں جتنی بھی بھرتیاں ہوئی ہیں پولیس ڈیپارٹمینٹ میں ہوئی ہیں وہ تمام کی تمام merit base پر ہوئی ہیں۔ اس میں ہم competent لوگ لائے ہیں۔ اس کا بہت بہتر format تھا۔

اس کے علاوہ ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں اس میں political influence نہ ہو اور اس کو neutralize کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہم نے اس میں بہت سارا کام بھی کیا ہے اور coming days میں ہم اس پر ایک کام بھی کر رہے ہیں اور ہم جلد ایک خوشخبری لے کر آئیں گے کہ اس میں کتنی positive changes آئی ہیں۔ یہ ایک اچھا کام ہوگا۔ جہاں تک انہوں نے technology کی بات کی، ابھی ہماری حکومت نے جو budget announce کیا ہے، اس میں ہم نے پولیس کے بجٹ کو increase کیا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے دنوں بلوچستان میں جو ایک افسوسناک واقعہ ہوا تھا، اس کے بعد ہم نے پولیس کو 5000 machineguns فراہم کی ہیں اور انہیں ہم نے better equipment فراہم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے پولیس کو .F.C کے ساتھ attach کیا ہے تاکہ وہ انہیں train کر سکیں، انہیں intelligence فراہم کر سکیں اور ایک بہتر cooperation کے تحت ہم law and order کو بہتر بنا سکیں۔ اس کے علاوہ ہماری حکومت نے ابھی announce کیا ہے پنجاب میں اور خیبرپختونخوا میں Model Police Stations قائم کر رہے ہیں جن میں totally computerized system ہوگا، FIR اور دیگر جتنا بھی طریقہ کار ہوگا وہ سارا computerized ہوگا۔ اس کے علاوہ ہم نے پولیس کو different divisions میں تقسیم کیا ہے اور یہاں پر باقاعدہ پولیس کا ایک complaint cell ہوگا۔

اس کے علاوہ کراچی میں بھی ہم نے پولیس کو equipment فراہم کیے ہیں اور ہم انہیں مزید support کر رہے ہیں تاکہ وہاں پر law and order کو control کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ ابھی NECTA کا ایک قانون پاس ہوا تھا اور ابھی پچھلے دنوں ہماری ایک cabinet meeting ہوئی تھی، اس میں ہم نے فیصلہ کیا اور ہم اس کی implementation پر focus کر رہے ہیں اس سے یہ ہوگا کہ جو بھی counter terrorism force بنے گی اسے military کا بندہ lead کرے گا اور نیچھے تمام لوگ civilian ہوگی۔ اس سے civil and military cooperation ہوگا، intelligence sharing ہوگی اور اس میں انہیں better equipment فراہم کی جائے گی تاکہ اس میں جو بھی ناقص کارکردگی ہوگ اس کو ہم بہتر کر سکیں۔ اس کے علاوہ میں یہ بات بڑے افسوس سے کہتا ہوں کہ یہاں پر ضرور خامیاں، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کلچر بہت بری حد تک متاثر ہے۔ اس کی بہت زیادہ root causes ہیں۔ ہم اس کو gradually بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر properly کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے بکتربند گاڑیاں بھی ان کو فراہم کی ہیں، ہم technology کو improve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے محافظ فورس بنائی ہے، ہم نے anti-terrorism force بھی بنائی ہوئی ہے، پھر ہم نے مجاہد فورس بھی بنائی ہوئی ہے، جس سے ہمیں law and order کو بہتر کرنے میں مدد ملی ہے۔ ہم اس چیز کو دوسرے صوبوں میں بھی introduce کروا رہے ہیں۔ اس پر کام ہو رہا ہے اور ایک Standing Committee بھی اس پر کام کر رہی ہے۔ انشاء اللہ ہم coming days میں ہم اس میں بہتر performance دیکھیں اور ایک report بھی لے کر آئیں گے اور ایوان کو ایک خوشخبری دیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Now, I put the resolution to the House. This House is of the opinion that the Government of Pakistan must introduce reforms in the existing police system i.e. understaffed, unequipped and untrained, encountering the growing crimes and acts of terrorism. It must not only be equipped with modern technology and develop infrastructure but the sphere of authority also enlarged. Moreover, there working without any external influence must be ensured.

*(The Motion was carried)*

Madam Deputy Speaker: Now, we take item No.5. Miss Hira Mumtaz sahiba and Mr. Yasir Abbas sahib would like to move the resolution.

Miss Hira Mumtaz: Thank you madam Speaker. Since this is my first resolution in the House I would request and encourage any sort of feedback. The House should discuss the situation in Syria and its alleged used of chemical weapons given its significance on the stability of the Middle East and its impact on Pakistan.

It further believes that the International Community should wait for the outcome of the United Investigation before taking any action. Now I will begin with the brief background of the Syrian conflict. The killing started in April 2011 when peaceful protest inspired by earlier revolution in Egypt and Tunisia rose up to challenge the dictatorship running the country. The government responded, they started kidnapping, torturing and killing activists and their family members including a lot of children, dumping the mutilated bodies by the side of roads. Then military troops begin simply open fires on protest. Eventually civilians started shooting back. Fighting escalated from there until it was a civil war. Armed civilians organized into rebel groups. The Army deployed across the country shelling and bombing whole neighbourhood and towns trying to terrorize people into submission. They have also allegedly used chemical weapons as on August 21, when half a dozen densely populated neighbourhood of Damascus were jolted away by a series of explosion followed by a spread of suffocating gas. The death toll is reported to have been around 1500 with the total of 1000 of more civilians killed in the conflict so far.

Now Ladies and Gentlemen, the situation is such that the United States has declared its intention to launch a punitive military strike against Syria over its alleged used of chemical weapons. President Obma is of the view that the United States has an obligation as “A Leader in the World” to hold countries accountable if they violate International Laws. However, all that we are asking for is to give time to UN Investigation Team operating in Syria to conclude its work to come up with the scientific report. Something the US is not willing to wait for. The United Nations Team is seeking to dertermine precisely what happened in the alleged use of chemical weapons, attacked Damascus. The team has taken biomedical samples from victims, visited fields, hospitals etc., and before the mission can draw any conclusions about this incident, the evaluation of all available information including the laboratory analysis of all samples must be completed. We stress the importance of establishing facts before any perceptive action is taken. We believe that despite the use of chemical weapons, Syria’s territorial integrity must be respected and we discourage the use of force at all cost as the people of Syria have already suffered enormously. Further we call on all sides to exercise restrain and engage an inclusive political dialogue to facilitate a peaceful

resolution of the conflict in Syria. Now the Foreign Minister will talk about how the Syrian conflict is of relevance in the context of Pakistan. Thank you.

Madam Speaker: Foreign Minister *sahib*.

جناب یاسر عباس(یوتھ وزیر خارجہ): شکریہ میڈم سپیکر، یہاں پر اس resolution پر بہت سے سوالات بھی اٹھ سکتے ہیں کہ پاکستان already ایک ایسی صورتحال میں ہے جہاں پر اس کی اپنی اندرونی صورتحال پر زیادہ فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ جو بھی صورتحال ہوتی جا رہی ہے that is something that Pakistan has not supposed to do with anything. لیکن میڈم سپیکر! پاکستان is an important regional player and whatever is happening in Middle East has some consequences for Pakistan as well in terms of its relations with neighbouring countries like Saudi Arabia, Iran, Turkey and other countries and at the same time Pakistan کی جو economic ties ہے وہ Middle East میں اور overall مسلم امہ کا ایک انتہائی رکن ہونے کی حیثیت سے ہمیں پاکستان کا اپنا concern show کرنا ضروری بنتا ہے۔

Madam Speaker, it is ironic that now western countries who self proclaimed Champions of democracy are trying to enforce democracy by force. First of all, democracy cannot be imposed and secondly democracy you cannot inculcate democratic values among people by use of force.

دوسری بات یہ کہ Syrian ٹھیک ہے، I am not appreciating the regime of Basharul Hassan, nor I am appreciating whatever has been done by the rivals. وہاں پر انسانیت کا خون دونوں طرف سے ہوا ہے۔ گورنمنٹ سائیڈ سے بھی ہوا ہے اور اپوزیشن کی سائیڈ سے بھی ہوا ہے۔ وہاں پر جو موومنٹ چلی ہے۔ ایک protest ہوا تھا جس کے متعلق میرے ساتھی Parliamentarian ارم ممتاز has rightly identified that it was a demonstration because of the influence of the Tunisian domineer کیا اور اس ارد گـــــرد ایبیونکـــہ لیک revolution آیا تھا اس کا ایک concern تھا جو آگے بشارلحسن challenge کر رہا تھا it should have been tackled شروع ہی میں اس چیز کو curtail کیا جا سکتا ، شروع ہی میں اس چیز کا solution نکالا جا سکتا تھا لیکن unfortunately the regime of Basharul Asad who is one of the ally of Iran, one of the strongest ally of Iran, at the same time a supporter of Hizbullah جس کی ایک long history is with Israel conflict and at the same time Iran which is an arch enemy of Israel. میں ایران کے ساتھ اس کے تعلقات بالکل ٹھیک نہیں ہیں اور اس کا direct link with America ہے تو word America is trying to encircle, Middle East, in circle Iran in Particular through weakening the force like Basharul Asad which is totally like against the norms of International relation یہاں پر ہم democracy کی بات کرتے ہیں اور ان کی influence کی بات کرتے ہو and at the same time ہم democracy کو by force یا ایک military intervention کے ذریعے impose کرتے ہو۔ ہم نے دیکھا کہ لیبیا میں کیا ہوگا، اس intervention کے consequences کیا تھے۔ اس کی وجہ سے وہاں کتنے killings ہو گئیں۔ ٹھیک ہے، dictatorship is not accepted in a democratic system, ہم dictatorship کی بالکل حمایت نہیں کرتے ہیں لیکن ہم at the same time ایک ایسے step کی حمایت نہیں کرتے جس کی وجہ سے پورا ایک infrastructure تباہ ہو ، ایک ملک کی اکانومی تباہی ہو اور مزید killings ہوں۔ Just to say killing اس کا مطلب خون خرابے کا جواب خون خرابے سے ہی نہیں ہوتا، International Community should devise a plan یا اس کا ایک ایسا intervention

ہونا چاہیے جو political intervention ہونی چاہیےوہ OIC کے through ہونی چاہیے، OIC کے through آپ پر sanctions ہو سکتی ہیں، اس regime کو آپ isolate کر سکتے ہو نہ کہ اس پر حملے کیے جائیں اور اس کےconsequences پورے regions پر ہوں - اس region کا اثر پاکستان تک ہے اور پاکستان کے تعلقات خراب ہوئے ہیں۔ یہاں پر جو proxies کا role تھا it is ironic that on the one hand America is fighting against terrorism and on the other hand وہ وہاں سریا میں اسی terrorist کو support کر رہا ہے۔ اس terrorist کو strengthen کرنے سعودی عربیہ and all other American regional allies are on board directly or indirectly ان کو finance کر رہے ہیں اور سریا کے اندر جو chaos پیدا ہوا ہے جس کا long term implication یہ ہے کہ شاید another Al-Qaida torn country, another Al-Qaida from another war, کا element سریا کے طور پر ہمارے سامنے آ جائے گا۔ So, by supporting this we are not actually supporting the people of Syria, we are actually the people who are supporting the Syria neighbours are not actually supporting the people of Syria actually they are pursuing a strategy so as to save their interest. وہاں پر instabilityپھیلانے سے یا سنیوں کی وہاں حکومت لانے سے یا شیعوں وہاں حکومت گرانے سے یا عراق میں ہم نے اور امریکہ نے کیا اس کے consequences بھی ہمارے سامنے ہیں۔ وہاں پر امریکہ نے صدام حسین کو گرایا، اب وہاں پر نوری المالکی کی حکومت ہے۔ وہاں پر بھی دیکھ رہے ہیں کہ سکیورٹی اور arms ان کا chaos ہے - اس کی larger picture یہ ہے کہ we cannot actually defuse democracy through force. Now here American statement last time that without giving any go ahead from the United Nations which is a significant statement that undermines that United Nations has no significant role to play international relations. اس کا دنیا میں کیا message جاتا ہے، unilateralism کی practice جو western countries especially امریکہ drone attacks کر رہا ہے ، چاہے drone حملے میں 24 لوگ مارے جاتے ہیں یہ الگ بات ہے ، ٹھیک ہے، پاکستان کے مارے جاتے ہیں لیکن standard procedure ہوتا ہے، ایک international law ہوتا ہے، ایک international agreement ہوتا ہے، اس طرح سے اگر unilateralism کو legalize کیا جاتا ہے ، اگر world scenario کے لیے بھی اگرUnited Nations ایک law devise کریں، وہ اس چیز کو بہتر طریقے سے tackle کرتے ہیں-On the other hand veto power کا United Nations کاایک abuse ہو رہا ہے۔ میرا اس کو link کرنے کا مقصدoverall یہ ہے کہ پاکستان is a member of Security Council اور پاکستان کےUnited Nations میں مندوب جو ہیں ان کا بھی یہی stance رہا تھا کہ جو Security Council میں جو قرار دادیں آتی ہیں ان کی respect کرنی چاہیے by not respecting the resolutions adopted in the Security Council ٹھیک چیز نہیں ہے۔ ایک Third World country and developing countries کو messages دینے کے لیے the United Nations is not there, it is not for you and it can be overruled any time, anywhere accordingly the wish of the veto power which is highly unacceptable. اور اب اس کے solution کی طرف آتے ہیں۔ اس کا solution کیا ہو سکتا ہے۔ شام کے لوگوں کا solution یہ ہو سکتا ہے کہ let the Inspectors of UNSC to complete their report, even if the chemical weapon is used, then I don't believe that the force is the right option. Force سے کیا ہو گا، ایک جنگ کی سی صورتحال پیدا ہو گی پھر وہاں پر regional affairs create ہوں گے ، وہاں پر روس کے stakes ہیں، چائنا کے stakes ہیں، پاکستان جیسے ملک کے بھی وہاں پر

international oil وہاں سے Middle East is the hub of International resources ہیں، stakes انڈیا کے ہیں، stakes کی سپلائی جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا direct consequences نہ ہو، world economy cannot face it. Pakistan economy cannot accept the burden کہ تیل کی قیمتیں آسمان کو چھوئیں یا کوئی بھی ایسا consequence ہو جس سے پاکستان کی economy اثر انداز ہو۔ It is appreciatable whatever ہمارا جو مندوب United Nations میں ہے، he has rightfully stated the stance of Pakistan that Pakistan believes in the peaceful settlement of this issue and Pakistan does not support the use of any type of force to overthrow Basharul Asad. Rather they believe in a democratic solution and a political solution. Thank you Madam Speaker.

Madam Speaker: Yes, Matiullah sahib.

جناب مطیع اللہ ترین: شکریہ میڈم سپیکر۔

First of all I would like to appreciate Mr. Masira Mumtaz and Mr. Yasir Abbas for presenting this resolution. It was much needed as it is very timely one.

میڈم سپیکر! یہ جو ساری debate intervention پر ہے ، اس کے لیے ہمیں پہلے تھوڑا سا theoretical paradigm پر جانا پڑے گا ۔

basically the whole debate is about humanitarian interventions. Immediately after the Cold War in the early 1990s there were several independent countries that emerged on the map of the world. With the emergence of these independent countries, there were significant try in the instances of ethnic tensions, conflicts which give birth to ethnic cleansing in Yugoslavia, Rwanda, Kosovo and other areas of the Balkan and some areas in Africa.

یہ جو ethnic cleansing, genocide اور racial genocide کے جو واقعات بڑھے ہیں، ان واقعات سے جو debate سامنے آئی اس کو آج ہم humanitarian intervention کہتے ہیں - یہ debate اس وقت آگے بڑھی جب 1995 میں Rwanda, Africa میں دو مہینے میں دس لاکھ سے زیادہ لوگ مارے گئے and the international community unfortunately was a silent spectator. وہ جو Rwanda genocide تھا اس کے بعد یہ debate مزید زور پکڑتی گئی اور پھر 1999 میں we had a successful precedent of humanitarian intervention in the form of US and NATO intervention in Kosovo. اس intervention کے بعد یہ debate زندہ رہی۔ پھر حال ہی میں ایک دو سال پہلے جب Middle East crisis سامنے آیاجس کو عرب سپرنگ کا نام بھی دیا گیا تو وہاں پر یہ debate پھر revive ہوئی تو this debate regarding intervention in Syria وہ اسی سلسلے کی ایک continuity ہے۔ میں اس debate پر کچھ بات کرنا چاہوں گا کہ there are many issues to which arguments are in favour of humanitarian intervention. First of all, it is that unfortunately International Law is biased in favour of the status quo جو international status quo ہے، international law is biased in the favour of it is in the sense that international law respects the territorial integrity and sovereignty of the States and there is no compromise on it. جب آپ territorial integrity and sovereignty of States پر compromise نہیں کر پاتے تو پھر یہ humanitarian intervention اور اس طرح کی باتیں ہیں اس کی favour میں arguments بڑے ماند پڑ جاتے ہیں۔ There are some genuine

what is the threshold point کہ یہ پہلے سب سے questions that need to be asked from those who favour it.
کہاں پر beyond which humanitarian intervention can be justified. I mean there are different cases
there needs to be a threshold point by the ہے اور کہاں پر نہیں ہے humanitarian intervention justified
humanitarian میں areas تاکہ ایک standardized concept ہمارے پاس آ جائے کہ ان International Community
کہ The second important question is -نہیں ہے legitimate میں situation ہے اور ان intervention legitimate
میں 1991 آپ نے what will be the alternate objective, the ultimate end of military intervention.
they intervened, that was the صدام حسین against میں favour نے کویت کی international community
آئے، instances جو سارے یہ بعد کے اس successful one because the UN Security Council had sanctioned it.
Taking the case of Syria United States-کیا ہے ultimate end یہ ہے کہ important question اس میں سب سے
military کیا جو بشار الاسد کی regimeہے اس کو overthrow کرے گی؟ کیا اس بات کی guarantee ہے کہ اس
force کے بعد یا intervention کے بعد will it be followed by diplomatic solution? اگر ان دونوں کے جوابات
the نہیں ہے تو تیسرا important question یہ ہے کہ فی الحال جو Syria conflict کی situation ہے وہ یہ ہے کہ
United States اگر regime of Bisharul Asad has regained some momentum in the past four to five months.
intervene کرتی ہے in favour of the Opposition اس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ اس سے لڑائی کا balance ہو جائے
اور یہ civil war مزید prolong ہو جائے۔ اس طرح کے کچھ serious questions ہیں which must be asked اگر ان
سوالات کا ہمارے پاس positive answer آتا ہے تو پھرہم کہیں گے کہ United States کے پاس solid reasons ہیں،
اس سے ہٹ کر جو ایک اور argument ہے یہ کہ کہا جاتا ہے کہ Syria نے international norms کو violate کیا
ہے، Syria نے Yes, Syria might have violated international norms but it has not violated international law.
international law کی کسی clause کو violate نہیں کیا، Damascus is not signatory of any of the any biological
or chemical treaties تو اس نے اپنی کسی international obligation bypass نہیں کیا جس کو ایک pretext بنا کر
اس پر attack کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو سارا issue ہے اس میں United States has no right to act as
the global policeman اس کے پاس یہ authority نہیں ہے، United States جب اس کی selective application
کرتی ہےتو پھر وہاں پر general questions raise ہوتے ہیں۔ Just take the case of Egypt recently جہاں پر اخوان
المسلمین کی گورنمنٹ کو ہٹا دیا گیا تو اس کی issue پر جو مقابلتاً silence تھی اور tacitly indoor سے تو وہاں
پھر ان کی جو pro-democracy slogans ہیں اور ان کے دعوے ہیں وہ پھر questionable بن جاتے ہیں، ان کا
حال یہ ہے جس طرح ہمارے دوست وزیر خارجہ نے بڑے اچھے طریقے سے بتایاہے، میں سمجھتا ہوں there
needs to be a restructuring of the United Nations particularly reforms in the UN Security Council, UN
Security Council میں reform کی ضرورت ہے and they need to come up with well thought, well thought
and thoroughly defined mechanism for intervening on the grounds of violation of human rights تاکہ اس کو
دنیا میں standardize کیا جائے اور دنیا میں ہر جگہ وہی principle apply کیا جائے without any discrimination.
Being humanist, I strongly believe کہ human rights کی violation نہیں ہونی چاہیے، اس طرح کے اگر

I think the world community as a whole needs to take کیے جائیں گے تو chemical weapons use
responsibility لیکن اس responsibility کے لیے mechanism کیا ہے، کس طرح ہونا چاہیے، میرے خیال سے
اس کو understand کرنا ضروری ہےotherwise اس سے مزید crisis بڑھیں گے اور United States کا یہ
argument morally voided ہے لیکن اس میں moral interest cum strategic interests زیادہ ہیں جس طرح یاسر
صاحب نے بتایا۔ یہ مڈل ایسٹ ایک regional game ہے جس میں Russia, Iran, Syria Hizbullah ایک سائیڈ پر
ہے اور United States and Saudi Arabia دوسری سائیڈ پر ہیں۔ میں Saudi Arabia class comments کے حوالے
سے دینا چاہوں گا۔

میڈم سپیکر: محترم! میرا آپ سے ایک سوال ہے، آپ نے mention کیا تھا کہ جو global community
ہے

it needs to take responsibility. Right, what sort of responsibility because you spoke against any kind of intervention specially intervention by the US, so what sort of responsibility do you think that the global community should take.

Mr. Matiullah: Thank you Madam Speaker. I spoke against the unilateral action by the US
میں responsibility کی بات کر رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ world community کو responsibility لینی
چاہیے۔They need to ensure that such gross violations of human rights don't take place لیکن میرا concern یہ
ہے کہ they also need to come out with the well thought mechanism ایک standardizedاور وہ United
Nations کے platform ہو رہا ہو other than کہ United States unilaterally اس پر act کرے۔ اس کے لیے
Security Council کے اندر reforms کی ضرورت ہے، سکیورٹی کونسل کو مزید آپ representative بنائیں تاکہ
دنیا کے جو مزید regions ہیں ان کے نمائندوں کی یہاں پر ضرورت پڑے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ well
thought out and well defined mechanism, universal mechanism بنایا جائے. we will favour it سعودی عربیہ
کے حوالے سے میں اپنے last comment دینا چاہوں گا - Unfortunately I would like to confess, this country is
the trouble maker of Muslim World. مجھے حیرت ہوتی ہے، ان کو شرم تو بڑی چھوٹی چیز ہے جو ان کو
آنی چاہیے۔ ہمیشہ مسلم دنیا میں تمام جگہوں پر انہوں نے جو منافقانہ کردار ادا کیا ہے ، یہ صرف تیل کے
پیسوں سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے جو برائے نام stability بنائی ہے، United States کے سب سے بڑے allies
بن کر دنیا میں سنی fundamentalism کو promote کرتے ہیں جو کہ منافقت کی سب سے بڑی مثال ہے۔ ہمارے
جیسے سادہ لوح نوجوانوں کو مسلم امہ کے لولی پاپ دے کر یہ خود جا کر سنی شیعہ divide کی بات کرتے
ہیں۔ جس ملک میں بھی سنی شیعہ divide کو تھوڑی سی بھی space ان کو ملی ہے انہوں نے وہ موقع ضائع
نہیں کیا اور اس incident میں پھر وہ ایک دفعہ rather than acting responsibly Saudi Arabia has welcomed
and encouraged the United States to take military action Syria. میں اس چیز کو بہت سخت الفاظ میں
condemn کرتا ہوں

and that is all from my side. Thank you Madam Speaker.

Madam Speaker: Mohterma Sitwat Waqar sahiba. Please keep your comments short due to scarcity of time.

Mohterma Sitwat Waqar: Thank Madam Speaker, first of all I would like to say that بہت اچھی resolution ہے۔ For the sake of discussion یہ resolution بہت important ہو سکتی ہے لیکن Pakistan is not really in a position to change the decision of the United States. جب عراق کی war ہو رہی تھی اس وقت United States نے invade کرنے کا decision لیا تھا اور فرانس نے oppose کیا تھا but you know United States invaded. اس صورتحال میں پاکستان کہاں stand کرتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ I totally agree with Rafiullah Kakar and that is exactly what I am going to say کہ basically problem یہ ہے کہ دنیا میں سنی شیعہ divide زیادہ بڑھتا جا رہا ہے اور ممالک like Israel and America ان کے جتنے بھی interests ہیں وہ اس چیز میں ہیں کہ سنی اور شیعہ divide زیادہ ہو اور مسلمانوں کے درمیان میں division زیادہ ہو تاکہ وہ weaken ہوں اور جتنے بھی ان کے economic interests ہیں وہ حاصل ہو سکیں۔

میڈم! رفیع اللہ کاکڑ نے بات کی کہ what the observer community should do جو بھی Syria میں ہو رہا ہے surely it is a very serious case. Even it is alleged that they did use chemical weapons because there are some reports that they should not use it because some of the news reports came before that chemical weapons were used. So, there is a problem یعنی timing کا problem ہے کہ news پہلے آ گئی اور chemical weapons بعد میں use ہوئے ہیں۔We are not yet sure کہ اس report کی کیا credibility ہے۔ دوسری بات انہوں نے کہ global community کو action لینا چاہیے، انہوں نے یوگوسلاویہ کی بات کی۔ UN intervention in Yugoslavia, Kosovo, Rwanda and lot of places. در اصل جب بھی کبھی کسی ملک میں civil war ہوتی ہے یا دو ملکوں کے درمیان problem ہوتا ہے تو یہ معاملہ Security Council میں جاتا ہے۔ وہاں پر we know we have five permanent members. They represent different regions of the world, therefore, they have their say which is a kind of privilege. So, they talk and discuss the issue پھر اس میں ایک proper voting system ہوتا ہے۔ I think it is nine out of fifteen, people they have to vote in favour without any veto. That is one UN intervention کا ایک decision دیا جاتا ہے۔ There are many kind of interventions. For example, first generation, peace keeping, second generation, third generation. First generation میں یہ ہوتا ہے کہ آپ صرف ceasefire کرتے ہیں اور آپ جو دو پارٹیاں لڑ رہی ہوتی ہیں ان کو علیحدہ کر دیتے ہو and you come back. Second ذرا different ہوتا ہے۔ اس میں ایک تو آپ ceasefire کرتے ہو، ان کو روکتے بھی ہو but you also try to rehabilitate, مثال کے طور پر جب ان کی electionآنے والے ہوں تو آپ ان کے elections hold کر کے جاتے ہو۔ مثال کے طور پر Rwanda was a peace keeping failure of United Nations. اس کے بعد United States even boycotted United Nations etc. but the problem is that even the United Nations کے through آپ peace keeping کر سکتے ہو provided that required members اس کے حق میں ہوں۔ United States نے اپنے چارٹر میں ایک چیز لائی ہوئی ہے کہ we as the super power we don't care whatever the United Nations

says and when we consider it anything in the world threat to our security, our sovereignty we are going to the legal fashions which were کبھی کچھ نہیں کیا کیونکہ United Nations اس کے لیے take unilateral actions. United Nations cannot work ابھی before United Nations failed because United States was not a part of it. United سب سے زیادہ with United States. If you will study United Nations you will find out. United States United Nations کو funding دیتا ہے other Japan ان دونوں کی وجہ سے United Nations چل رہا ہے - اگر United Nations سے اگر United States نکل جائے تو United Nations fail ہو جائے گا۔

میڈم! جہاں تک رفیع اللہ کاکڑ نے United Nations کی restructuring کی بات کی ہے اس پر بہت in depth discussion ہوئی ہے and you know it is impossible to restructure the United Nations' Security Council because to restructure you need to have all five permanent members signing it and then rectifying it in their countries and you know each one of them should do it. United States will never give up its veto power or anything. If new a representative will be present in the Security Council that would be Japan and you know this is an ally of United States. تو United Nations نے کبھی restructure نہیں ہونا اور سکیورٹی کونسل نے because we do not hold that much power as the permanent five members. So, well, it is not really that important to discuss, I mean they cannot get anything out of it because we cannot really change the decisions. اگر اس بات کے بارے میں پاکستان سوچنا شروع کرے ، ہم سوچنا شروع کریں کہ ہم سعودی عریبیہ کے ساتھ اپنی alliance اچھی کریں، United States کے ساتھ لائن اچھی کریں، ہم مسلم ورلڈ میں کیا کر رہے ہیں ، ایک شیعہ ، سنی divide کر زیادہ کر رہے ہیں۔ اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ Syria, Iran ان کے ساتھ United States and Israel کے problems ہیں because these are the countries threatening Israel, so we need to look at what are their economic benefits. کیونکہ کویت میں تو democracy نہیں ہے، سعودیہ عریبیہ میں ابھی تک کوئی democracy نہیں آئی، کچھ ممالک میں dictatorship کو United States' favour کرتے ہیں اور کچھ ممالک میں United States democracy چاہتا ہے۔ Madam, as far as one says کہ مسلم کی جو divide شروع ہوئی ہے اس کے بارے میں مسلم ورلڈ کو سوچنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترم اپوزیشن لیڈر صاحب۔

جناب کاشف علی (اپوزیشن لیڈر): شکریہ میڈم سپیکر۔

I appreciate this particular resolution and I think along with this resolution I also appreciate the stance of the current ruling government of this country which has taken being non permanent member of the Security Council. They have really taken a very good stance. I mean this is my personal opinion that Foreign Office has clearly said that we will not support any military or any limited intervention into Syria.

میرے خیال میں اس چیز میں تو کوئی شک نہیں ہے

As far as report is concerned, I have also read that chemical weapons have been used in Syria. There is an important point which was raised by Rafifullah Kakar that there is a very settled line between the humanitarian war or would it be called just war or between war of interests and that is what the precise reason why this situation in Syria has been precipitated to the extent that we are witnessing today because

to a very large extent you have a dividing parties. One country is supporting an other, one country is supporting another

results اور یہی وجہ ہے کہ اگر ہم اس کو humanitarian ground or just war ground پر support کرتے ہیں تو results

will be – اور مجھے افسوس ہے کہ رفیع اللہ کاکڑ صاحب نے کہا کہ US تو نہیں تھی وہ NATO intervention into Kosovo was successful, I think it was miserable failure of the NATO. It was simply to maintain the writ of the NATO. We must not forget that it was the first NATO intervention into any country after the establishment of NATO as an organization تو یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھ لیا کہ وہ جنگیں جو humanitarian ground پر کی گئیں تھیں they proved to be the wars of the interest. I mean we saw in case of Rwanda, Iraq and we are still witnessing in the case of Afghanistan. میرا خیال ہے دیکھیں ، اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ humanitarian intervention ہونی چاہیے یہ global community کی responsibility ہے تو one must not forget کہ آپ اس argument کے through لوگوں کی power کو آپ under-estimate کر رہے ہیں۔ دیکھیں what کہ we have seen in Egypt, what we have seen in Arab history maintains or a sort of manipulates this idea you cannot really that you under-estimate the power of the power and that is precisely why we say the democracy is the best system. It is best because it is sorts of grants, the leverage and power to the common masses. So, if the people have any problem against regime in Syria they should go on. So, I really appreciate this resolution کہ اس resolution میں بڑا ایک principle stance لیا گیا ہے کہ no intervention into Syria and if anything happens I am pretty sure that we will witness results more horrendous than we are witnessing in Iraq. I really condemn these statements of President Obama which clearly said that we will not wait about the decisions of United Nations and the fact is that the every country whether it is Russia, UK they have all said that we will not go for the Syrian intervention. So, if the United States does that I am pretty sure they will go for the limited intervention, we must condemn. That is why, I really appreciate this resolution. Thank you.

میڈم سپیکر: اور کوئی اپنا comment پیش کرنا چاہے گا؟ جی محترم یاسر عباس صاحب۔

جناب یاسر عباس : شکریہ میڈم سپیکر۔

I really appreciate Opposition Leaders who has principally supported the resolution. It is an evident fact that Pakistan

کی یوتھ کے اندر global issues پر ایک consensus پایا جاتا ہے that they see things on rational and logical grounds without making a distinction between party lines which is appreciatable. Madam, to begin with unfortunately there are two countries in this world which are most afraid of democracy and there are two countries in this world جو پوری دنیا میں instability کے اوپر اپنی country کے اندر stability maintain کرتے ہیں۔ Those two countries are no doubt United States of America and Saudi Arabia. America despite being a champion of democracy, itself proclaim champion I would say کہ being a champion of democracy وہاں مصر میں جو ایک Muslim brotherhood کی حکومت تھی اس کے اوپر they kept mum but on the other hand یہاں پر جو ان کے regional allies ہیں monarchy ہے وہاں kingdom system ہے اور وہ اس کے regional

that is beyond my understanding. Secondly, coming ہے dual standard ہیں- میرا مطلب ہے کہ ان کا جو allies
چیزوں کے اوپر domestic کرنے کا مطلب بھی یہ تھا کہ ہم نے raise تھا اس کو issue یہ جو to the solutions
strengthen کو democracy اگر ہم نے اپنی Pakistan is an aspiring democratic country. کافی باتیں کی تھیں اور
we should have a ہے اس کو آگے بڑھانا ہےتو humanitarian prospect کرنا ہے، اگر ہمیں پاکستان کا جو ایک
ہونا چاہیے نہ کہ ہم ہوا کے stand ٹھیک ہے ہمارا ایک principle stand on what is going on across the globe.
کہتے تھے وہ کرتے تھے regional powers یہ تھا کہ جو امریکہ یا stand رخ کے ساتھ چلیں- ہمارا پہلے ایک
کاUNO کہ but I really appreciate the government of Pakistan’s current stand. I am coming to the solution
the credibility of UN and I see that League of جو کل اوباما کی تقریر میں بالکل نظر آ رہا تھا کہ failure ایک
that is going to repeat in the shape of United Nations this time. If these things تھی failure کی جو Nations
our shadow کی ضرورت ہے اور strong reform میں ایک UN ابھی وہ چل رہی ہیں- اب actually persists
growing کیونکہ جو I believe that is possible-ہے reform impossible نے کہا تھاکہ اس کی Foreign Minister
veto ختم ہوتا جا رہا ہے- ان کے پاس پانچ trust پر UNO ہے اور لوگوں کا growing resentment ہے realization
کہ پانچ کے it has been ہے concept of veto جو and the veto concept itself is undemocratic بھی ہیں powers
it can be abused, it can be misused کر سکتے ہیں ratification ہے کہ وہ اس میں ہر قسم کی power پاس ایک
it is an ultimate tool کرنے کے لیے safeguard کی interest اور اپنے and it can be used for political reasons
America is not relying on a veto power nor it is relying on the Security تو but it is an era of unilateralism
United میں سمجھتا ہوں کہ Council. So, it is a big question mark on the face of the United Nations’ charter.
he should be the most powerful man rather than a State of a country ہے General Secretary کا جو Nations
and a collective representative should be like the ہے collective representative کیونکہ وہ پوری دنیا کی ایک
ہو political maneuvering کہ دنیا میں جو بھی ہو رہا ہے، police keeping, actually he should be the master
کے United Nations کی بات intervention کام کرے-ٹھیک ہے کہ accordingly رہی ہے اس پر نظر رکھے اور
define a charter کی ضرورت ہے تو intervention پر humanitarian grounds اندر کی گئی تھی، ٹھیک ہے اگر
ہے- یہ ultimate solution ہے اور یہ intervention necessary کر سکتے ہو کہ define آپ اس کو کب for that
کو ختم کریں اور regime نہیں کہ آپ کا جب جی چاہے کسی ملک کے اندر گھسیں، ماریں اور اس ملک کی
کہ کہیں We have seen Iraq, we have seen Afghanistan-جب وہ واپس جائے تو وہ ملک جہنم بن کر رہ جائے
کی بات کی تھی، سب سے پہلے یہ veto power کہ جو میں نے Just to conclude-نہیں آئی democracy پر بھی
I am in favour that this whole concept should be abolished, the concept of veto power rather the ہے کہ
ہیں entire members کے جو whole security council should be the most powerful institution, security council
لینے چاہییں نہ کہ ایک decisions سے consensus ہیں ان کی members کے جو تمام United Nations یا
further کو veto power رکھی جا رہی ہے اور veto power کے ذریعے اور اگر اس کے ساتھ hegemonic power
have to actually extend the number of we ہے تو change impossible کیا جا سکتا ہے اور اس میں continue

ہو سکتی ہے ، veto powers in the United Nations, proportional representation continent wise/region wise one is the communist ہیں western powers ہو گا، وہاں پر balance maintain ایک at least اس سے یہ ہو گاکہ block and another is the western block, we can see کہ وہاں پر کوئی Asian block یا کوئی عریبین بلاک یا کوئی افریقن بلاک ان کی کوئی representation نہیں ہے تو decisions have been taken یعنی جو ان کا decision ہوتا ہے that is against the norms of the people of the other regions سامنے آ جاتا ہے۔ ممالک like جاپان، برزیل، جرمنی they should be given the chance and at the same time Pakistan is on the road of development ایکand at the same time I believe that in future Pakistan ایسے سٹیج پر آ سکتا ہے اگر پاکستان میں democracy قائم و دائم رہے تو

Pakistan can be in a position to play a very critical and a very crucial role in any changes that come in the United Nations and any changes those come in the region and in world particularly. Thank you.

Madam Speaker: Now I put the resolution before the House moved by Mohterma Heara Mumtaz sahiba and Mohterim Yasir Abbas sahib.

*(The resolution was carried)*

Madam Speaker: Hence the resolution is carried. Item No.7, Mohterim Umer Owais sahib, Mohterma Anam Asif sahiba and Mohterim Bilal sahib would like to move a resolution. Yes, Mohterim Umer Owais sahib.

Mr. Umer Owais: Madam, kindly allow Mohterma Anam Asif to read the resolution.

Madam Speaker: Yes, Mohterma Anam Asif.

Mohterma Anam Asif: Thank you Madam Speaker. Mr. Umer Owais, Miss Anam Asif, Mr. Bilal would like to move the following resolution.

“This House is of the opinion that the federal government Pakistan should pave the way to provide access of Internet submarine cable network through Central Asia. This internet data transferring mechanism would strengthen our economy and provide foundations for a future trade with Central Asia.”

As we know that Pakistan is a sixth populist country of the world. At the moment we have 1202 million mobile subscribers. We have 68.1% of the population is actually using the internet facility currently in Pakistan but what we are using the service providers of Pakistan I&EW organized visitors of eight country, there are seven countries involved. There is one submarine cable 4000GB that is giving internet facility to all these seven countries. For every country there is one organization which is further distributing this internet access to all of these distributors or the users. PTCL is responsible for all these activities of providing this internet access. In our resolution we have provided a proposal that as Pakistan is receiving this facility and the Central Asian countries from which the Pakistan is the shortest route to provide these internet facilities to all these countries then despite of this facility we are not using it. What the Central Asian countries are getting it is through the trans-Europe Atlantic, these are terrestrial form of access that they are going to it and what we are giving internet rather than from using the submarine optical fiber system and there is a terrestrial form of internet access that they are giving to it and what we are giving internet rather than using the submarine optical fiber system and the terrestrial system, there is, in fact, of

seasonal variation, you could have some destructions in the internet connections, you can have the connectivity problems, you would have the speed problem. Now all the data have transferred from your organizations, government sector or private sector, so all these countries are getting the internet access through trans-Europe Atlantic. This is a sort of a terrestrial system which has some kind of hurdles and the connectivity in the speed and independent performance of this system. This resolution has focused on providing the internet access that Pakistan is receiving through submarine system to all the Central Asian countries through a network that we will distribute in Pakistan. For this we have prepared a sort of report how we could do these things, how the responsibility of PTCL could be more strengthened, how the PTA should involve in these things and come forward with their feasibility reports providing the internet access to not only this system that we are currently having but also expanding it to other countries for a better connectivity issue. Now I would like Umer Owais would continue this thing.

Madam Speaker: Umer Owais sahib.

Mr. Umer Owais: Thank you Madam.

انعم آصف صاحبہ نے اس resolution کے اوپر روشنی ڈالی ہے اور کچھ technical terms بھی لیں، میں ان
technical terms کو explain کرتے ہوئےsituation کا comparison بھی کروں گا اور at the end conclusion بھی
میں draw کروں گا۔ جہاں تک بات submarine cables کی ہے، actually submarine cables وہ cables ہیں جو
optical fiber کی بنی ہوئی ہیں جو technology آج use کی جا رہی ہے اور at the sea bed وہ cables پھیلی ہوئی
ہیں اور وہ continent to continent connect کر رہی ہیں۔ ہماری جتنی بھی communication through internet ہو
رہی ہےوہ ان sea beds پر جو optical fibers کی cables ہیں ان کے through ہو رہی ہے اور apart from those
optical fiber تھوڑی سی communication via terrestrial satellites بھی ہو رہی ہےbut the most important جو
speedy connection ہے وہ through optical fiber ہی ہو رہا ہے ۔ جہاں تک بات یہ ہے کہ پاکستان کونسا optical
fiber use کر رہا ہے؟ پاکستان I, ME, WE network use کر رہا ہے، it is an abbreviation I for India, ME for
Middle East, WE for Western Europe. یہ abbreviation تمام region کو explain کرتی ہے۔ اس I, ME, WE کے
ساتھ پاکستان C, ME, WE4 کے ساتھ بھی connected جو کہ South Eastern Asia اور ME for Middle East and
WE for Western Europe. جہاں تک I, ME, WE کی technology plus capacity کی بات ہے تو اس کی capacity
3.84 tera bites ہے یعنی roughly 4000 GB ہے اور اس میں سے پاکستان round about 20 GB bandwidthجو
اس نے I, ME, WE سے لی ہوئی ہے وہ use کر رہا ہے۔ اس resolution میں Central Asian connection کا
issue raise کیا گیا ہے۔ کیا Central Asian internet use نہیں کرنا چاہ رہا اگر پاکستان دے رہا ہے تو کیا وہاں پر
internet connection نہیں ہے؟ Connection ہے لیکن وہاں جو technology and cable use کی جا رہی ہے وہ
transit Europe Asia کے نام سے ایک Cable Company ہے جو ایشیا، یورپ اور وسطی ایشیا کو بھی from
Tokyo up till London connect کر رہی ہے اور یہ بیچ میں وسطی ایشیا کو terrestrial connection دے رہی ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ boosters and satellites لگی ہوئی ہیں اور ان کے ذریعے وہ connection دیا جا رہا ہے۔
اس کو T کی abbreviation دی جاتی ہے اور اس کی capacity 10 GB per second ہے۔ ہمارے پاس available

دے internet speed available 40 GB per second, 3.84 tera bites of data per second internet connectivity سکتے ہیں لیکن Central Asians کے پاس currently available 10 GB per second ہے۔

I, ME, WE سات مختلف ممالک کی آٹھ کمپنیوں نے مل کر بنایا ہوا ہے۔ دو انڈیا کی اور باقی سات ممالک کی ایک ایک کمپنی ہے۔ پاکستان کی PTCL, UAE کی اتصلات، سعودی عرب کی Saudi Telecom Company, انڈیا کی TATA and Reliance سب نے مل کر ایک cable بچھائی ہے۔ پاکستان نے 20GB bandwidth لی ہوئی ہے، یہ پاکستان میں distribute ہو رہی ہے۔ سب کو معلوم ہے پاکستان میں 3G available ہے اور PTCL کے مختلف packages ہیں۔ ہم اگر Central Asians کو bandwidthدیتے ہیں تو پاکستان کی bandwidth raise ہو گی تو اس سے پاکستان میں جتنے بھی internet packages available ہیں، ان کی cost کم ہو گی اور internet data trafficking through Central Asia ہو گی اس سے وہ ہماری economy میں بھی contribute کریں گے۔ میں نے تھوڑا سا technology comparison کیا۔ جو Central Asian use کر رہے ہیں وہ terrestrial ہے، ہم optical fiber use کر رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ،میرا ایک سوال ہے۔ آپ جس pipeline کی بات کر رہے ہیں کیا اس کی Central Asia کی طرف سے demand ہے؟

جناب عمر اویس: اگر demand نہیں بھی ہے تو ہم یہ create کرنا چاہ رہے ہیں۔ انہیں اس کی ضرورت ہے، ہمیں پیسے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس ایک resource available ہے، ہم چاہ رہے ہیں کہ وہ اس کو ہم سے on rent لے لیں۔ ہم اس sub marine cable کو تاجکستان تک پہنچانا چاہ رہے ہیں۔ اگر speed کی بات کی جائے تو ابھی Central Asian جو technology use کر رہے ہیں اس کے مطابق Tokyo and Stocklem کے درمیان data trafficking 188 mili second کے حساب سے ہوتی ہے اور ہماری technology کے ذریعے 120 mili per second کے حساب سے ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم انہیں 68 mili second کا gap دے سکتے ہیں ۔

میں آخر میں بلال صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کے economic prospective add on کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم بلال صاحب۔

Mr. Bilal Ahmad: Thank you Madam Speaker. As we all know that our current world is totally globalized and it demands are increasing in their aspect.

ہم نے اس resolution میں Central Asia کو اس لیے target کیا ہے کہ if we are depending on Europe or other countries for internet trafficking, the efficiency of optical fiberکی عام cable کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اگر ہم وسطی ایشیا میں trafficking کے لیے optical fiber use کریں تو it will be a great business for Pakistan اور اگر ہم IT میں investment کریں تو it will be good for economic benefits and for relations with the countries of Central Asia with Pakistan.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ریان نیاز صاحب۔

جناب ریان نیاز خان: محترمہ سپیکر صاحبہ! شکریہ۔ مجھے حیرانی ہوئی ہے کہ یہ resolution جنہوں نے دی ہے، وہ تینوں engineers ہیں اور شاید انہوں نے ہمارے پچھلے دس منٹ ضائع کر دیے ہیں۔ انہوں نے اپنی engineering جو تھوڑی بہت پتا تھی ٹکڑوں میں جھاڑ دی کہ کتنے MB، اور کتنے GB اور فلاں۔ مس انعم آصف نے PTCL کی بات کی کہ اس کو connect کر سکتے ہیں۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ PTCL نے ایک sample pilot project Gulberg Lahore میں لگایا ہے جسے ہم fiber to home (FTH) کہتے ہیں۔ اس میں بہت سے issues آ رہے ہیں کیونکہ ہم optical fiber بچھاتے ہیں تو کل کو CDA, LDA جیسا ادارہ وہاں پر کھدائی شروع کر دیتا ہے اور وہ کیبل ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ ہمارے ملک کے لیے بہت مشکل کام ہے اور ان لوگوں کو اس طرح کی بات کرنے سے پہلے ضرور سوچنا چاہیے۔ انہوں نے جو بات کی ہے وہ میں نے چھ ماہ پہلے کسی جگہ پر پڑھی تھی۔ اس کا process کچھ یوں ہے کہ یہ بات پھر واقعی Telecommunication Regulatory Authority کے through International Telecom Regulatory کو forward کی گئی اور ان کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ reject ہو چکی ہے۔ ان کو شاید اس بات کا پتا نہیں ہے، میں ان کو وہ رپورٹ دکھا سکتا ہوں۔ ہمیں ایسی resolutions لانے سے پہلے کوئی scrutiny کرنی چاہیے تاکہ وہ ایک کمیٹی میں discuss ہو کر forward ہو۔ اس طرح کا کوئی plan to connect Central Asian countries through Pakistan possible نہیں ہے۔ I do suggest کہ دس یا بارہ سال بعد کی Youth Parliament میں جب ان میں سے کسی کا بچہ آئے گا تو پھر وہ forward کرئے تو پھر شاید کوئی feasibility بنے۔ تا حال ہم اپنے ملک کے اندر optical fiber کو لاگو نہیں کر سکے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم عمر اویس صاحب۔

جناب عمر اویس: میڈم! انہوں نے CDA, LDA کی بات کی کہ وہ cable کاٹ دیتے ہیں تو ایسی چیزیں سنگاپور میں بھی ہو رہی ہیں۔ اب کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں سنگاپور سے سنکیاگ آنے والی cable disrupt ہوئی تھی اور اس وجہ سے پاکستان میں بھی internet facility down ہو گئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم وہ چیزیں چھوڑ دیں۔ اگر ہم آج Central Asia کو optical fiber نہیں دے سکتے تو میں آپ کی بات کو endorse کرتا ہوں اور دس سال بعد یہ حالات نہیں ہوں گے۔ ہمیں paper planning پہلے کرنی پڑئے گی کہ یہ چیز پاکستان میں implement ہو جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر:شکریہ۔ محترم فیضان ادریس صاحب۔

جناب فیضان ادریس: شکریہ۔ میڈم سپیکر! اس resolution کے بارے میں میرے کچھ concerns تھے کہ ایک تو اس کی statement بہت vague ہے۔ You are just saying that Pakistan should pave the way to provide the access of internet. آپ نے اس کا کوئی road map and forum نہیں بتایا کہ کس forum پر یہ چیزیں Central Asian countries سے discuss کریں گے۔ آپ کے ان ممالک کے ساتھ کس قسم کے contracts ہوں گے اور اس وقت ان ممالک کے ساتھ آپ کے تعلقات کیسے ہیں۔ عمر اویس صاحب نے پاکستان اور central Asian countries میں use ہونے والے system بتائے ہیں کہ وہ different ہیں تو ان کی synchronization کیسے ہو گی؟ان کو ہماری bandwidth پر آنا پڑے گا یا ہمیں اپنا سسٹم بدلنا پڑے گا۔ آپ کا IT کا جو بجٹ ہے اس میں development کی provisions ہیں کہ اتنا بڑا project start کیا جا سکے؟

Central Asian countries کی بات تو بعد میں آتی ہے، ابھی تو پاکستان کے ہر شہر اور گاؤں میں internet access نہیں ہے۔ We should be paving the way to provide access to our own citizens. اس کے بعد Central Asian countries کی بات آتی ہے۔ آپ ان concerns کو دور کر سکیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر:محترمہ انعم آصف صاحبہ۔

مس انعم آصف: شکریہ۔ جب شروع میں اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو ہم نے چیز کو تھوڑا سا clarify کر دیا تھا۔ جب آپ ان کو ایک بہتر چیز provide کریں گے تو demand will be automatically created.

Madam Deputy Speaker: My question was that if it is so much advanced then whatever they have then why had not they initiated negotiations. Why have not they asked for it?

مس انعم آصف: جس طرح سے ریان نے بھی بات کی کہ شاید ہم اس کو فوری طور پر implement نہیں کر سکتے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں، میں وہ discuss کروں گی۔ ہمیں ابھی سی اس کی planning کرنی چاہیے کیونکہ ہمارے پاس ایسی facility ہے جو ہم آگے provide کر سکتے ہیں۔ وہ جو system use کر رہے ہیں، that is different لیکن ہم ان کو ایک بہتر چیز دے سکتے ہیں۔ اس وقت PTCL کو جو مسائل درپیش ہیں یا ہمیں جو مسائل آ رہے ہیں، ان کے باوجود ہمارے پاس کی technology is the better then the one that is used in the Central Asia. ہم ان کو ایک بہتر چیز مہیا کریں گے تو خود بخود اس کی demand ہو گی۔ اس سلسلے میں road map کیا ہو گا تو اس سلسلے میں ہم نے پچھلے ماہ ان لوگوں سے بات کرنے کی کوشش کی جو اس معاملے میں شامل ہیں۔ PTCL has been privatized but it has been six months that PTA do not has a chairman and for the last four months the members have not been employed by the regulatory authorities. اس طرح کے مسائل حکومت کی طرف سے ہوں کہ ایک ادارے کو مکمل اور strengthen نہیں کیا جا رہا اور کام کے لیے provisionsدینا تو دور کی بات ہے جب آپ کی strength complete نہیں ہو گی تو آپ ایسا کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اسی وجہ سے ہمیں مسائل آ رہے ہیں اور ہم future projects کے بارے میں نہیں سوچ سکتے۔ IT ایسی چیز ہے جس کی ترقی میں سال ہا سال لگتے ہوں کیونکہ آپ mobile technology کو ہی دیکھیں تو every passing day you will be getting new app, new innovations in this technology. اس لیے اس کو لانے کے لیے بچوں کے یہاں آنے کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا، آپ کی عمر میں آپ یہ تمام چیزیں دیکھ لیں گے اور یہ تب دیکھیں گے جب اپنے mind set change کریں گے کہ ابھی سے اس کی planning کرنی ہے۔ اس وقت کا انتظار نہیں کرنا چاہیے جب آپ کو ضرورت پیش آئے اور آپ کے پاس resources نہ ہوں۔ ہمارے ہاں پانی اور ڈیموں کا مسئلہ اسی لیے ہے کہ ہم نے proper time پر planning start کی ہوتی تو ہمیں اس طرح کے مسائل پیش نہ آتے۔ اگر ہم یہ approach رکھتے کہ ہمارے بچوں کی اس کی ضرورت پڑے گی اور وہی آ کر یہ کام کر لیں گے تو اس طرح کے مسائل بعد میں بھی ہوں گے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر:شکریہ۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب۔

جناب حسن: میرے ساتھیوں نے بڑی اچھی پیشکش کی ہے لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ان کو ہمارے Finance Minister sahib کو بھی اعتماد میں لینا چاہیے۔ یہ بہت بڑے منصوبے ہیں، ہمارے ملک کے جو مالی حالات اس قابل ہیں کہ ہم ان منصوبوں پر عمل کر سکیں۔

جناب کاشف علی: شکریہ، میڈم سپیکر۔ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے مگر آپ اپنی ایجاد دوسروں کو تب ہی دیتے ہیں جب کوئی مانگے۔ مجھے افسوس ہے کہ فیضان صاحب نے کہا کہ ہم through sea line بچھا دیں گے تو پاکستان اور وسطی ایشیا کے درمیان کا route land locked ہے، وہاں sea نہیں ہے۔میڈم سپیکر! کام نہ کریں، پارلیمنٹ لاجز کے مزے لیں، ہم دل سے شکر گزار ہیں، ایسا کام نہ کریں۔ انہوں نے کوئی case study پڑھی ہے؟ کوئی research کی ہے کہ اس کی feasibility کیا ہے؟ جیسے حسن صاحب کہہ رہے تھے کہ Finance Minister کو on board لیں، اس کی feasibility measure کرنے کے لیے انہوں نے یہ سب کچھ کیا ہے؟ ہمیں اس سے inform کریں تو ہم اس debate کو آگے بڑھاتے ہیں ورنہ یہ resolution نہ میری اور نہ ہی کسی اور کی سمجھ میں آ رہی ہے۔ میں اس کی importance deny نہیں کر رہا لیکن یہ resolution important تب ہو گی جب ہمیں inform کریں گے کہ اس کی feasibility کیا، کیا facts and figures ہیں تو میں اس کو support کروں گا۔ ورنہ میری پارٹی اس resolution کو reject کرتی ہے۔

جناب عمر اویس: میرے فاضل دوست فیضان ادریس نے synchronization کی بات کی تو وہ یہاں پر required نہیں ہے کیونکہ medium of communication change کر رہے ہیں نہ کہ 180 degree کا shift لے رہے ہیں۔ Project model discuss کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کی funding کہاں سے ہو گی تو میں اقرار کرتا ہوں کہ پاکستان اور PTCL کے پاس اتنا بجٹ نہیں ہے کہ وہ اس قسم کا project manage کر سکے لیکن میں نے جس cable کا نام لیا ہے، اس کی explanation دیتے وقت میں نے بتایا تھا کہ آٹھ ملکوں کی نو مختلف کمپنیاں جن میں اتصلات، ٹاٹا، ریلائنس وغیرہ شامل ہیں، انہوں نے مل کر یہ cable بچھائی تھی۔ ہم اس business model کو copy کرتے ہوئے central Asia میں کام کرنے والی کمپنیوں میں سے invest کرنے والوں کو دیکھیں گے اور اس قسم کے project میں جائیں گے۔ پاکستان میں تو میٹرو بس سسٹم میں بھی investment کرنے کے لیے پاکستانیوں کے پاس پیسے نہیں ہیں اور ہمیں ترکی کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر:محترمہ زیب لیاقت صاحبہ۔

Miss Zaib Liaqat: Thank you Madam Speaker. I would like to support this resolution because this is a very important resolution.

روز بروز IT میں ترقی ہو رہی ہے، آپ اس کو reject نہیں کر سکتے کہ آپ کے پاس finances نہیں ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اس پر کام کر سکتے ہیں تو اس میں چاہتی ہوں کہ اپنے Prime Minister کے consent سے ہم ایک کمیٹی بنائیں اور اس پر پوری research کریں۔ صرف 3G incorporate کرنے سے one billion dollar foreign exchange لا سکتے ہیں اور آپ کا GDP increase ہو سکتا ہے۔ آپ کو پتا چلا کہ گوادر کو استعمال کر کے ہم وسط ایشیائی ریاستوں تک جا سکتے ہیں اور اس سے ہماری economy strengthen ہو سکتی ہے تو why not this? ہم اس پر کام تو کر سکتے ہیں۔ اس وقت ہماری economy cripple کر رہی ہے، ہمیں بہت سے

foreign companies کی ضرورت ہے تو ہم اس کے لیے بھی funding ہو سکتی ہے اور ہم اس میں resources
incorporate کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ انعم نے بتایا کہ اس وقت ہمارے پاس122 million mobile phone users اور
ہماری populous country ہیں تو ہم اس کو کیوں نہ استعمال میں لا کر نہ صرف اپنے ملک میں ایک سستی چیز
مہیا کریں اور لوگ internet use کر سکیں۔ اب internet fast medium ہے اور ہر کوئی اس کو استعمال کر رہا
ہے اس لیے ہم اس سے اتنے equipped ہو جائیں کہ ہم central Asian countries تک جا سکیں۔ اس لیے میرا
خیال ہے کہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بننی چاہیے جو اس پر مکمل research کرے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: We are little short of time and I think we have discussed it quite enough. Now I put the resolution to the House.

> "This House is of the opinion that Federal Government of Pakistan should pave the way to provide access of internet submarine cable network to the central Asia. This internet data transferring mechanism would strengthen our economy and provide foundations for our future trade with Central Asia."

*(The resolution was carried)*

Madam Deputy Speaker: Item No.7. There is a government Bill being introduced by Mr. Asadullah Chattha *sahib*.

جناب اسد اللہ چٹھہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں نے کل بھی اس کا short introduction دیا تھا۔ اس billپر
2nd session سے کام ہو رہا ہے اور چونکہ یہ بہت اہم اور sensitive issue ہے اور اس پر اس ایوان میں
Treasury benches کی طرف سے پہلے ایک report بھی پیش کی گئی تھی۔ اب میں آپ کی اجازت سے bill پیش
کر رہا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: Go ahead.

Mr. Asadullah Chattha: The Bill's name is amendments to Criminal Procedure Code 1898 and Pakistan Penal Code 1860.

Amendments in Offences Related to Blasphemy:

Amendments in the Pakistan Penal Code and Criminal Procedure Code

Whereas Article 20 of Constitution of Pakistan 1973 provides freedom to profess religion and to manage religious institutions to ensure that every citizen shall have the right not only to profess but also to propagate his religion. Whereas, the Constitution of Pakistan Article 25 provides equality of all citizens before law. Further, the founder of Pakistan, Quaid e Azam, Mohammad Ali Jinnah declared in his address to the First Constituent Assembly of Pakistan on 11th August 1947 that all Pakistanis shall be equal under the law, this bill, in pursuit of these objectives seeks to amend the Pakistan Penal Code 1860 and Criminal Procedure Code 1898, in the following ways:

Short Title and Commencement: This Act may be called the Review of the Blasphemy Laws Act, It shall come into force at once.

In section 295 A of the Pakistan Penal Code the words, "ten" shall be deleted and the word "two" be substituted.

In section 295 B of the Pakistan Penal Code the words, “shall be punishable with imprisonment to life” be deleted and the words, “shall be punishable with imprisonment of either description for a term which may extend to five years, or with fine or with both” be substituted.

In section 295 C the words, “shall be punished with death” shall be deleted and the words, ‘’shall be punishable with imprisonment of either description for a term which may extend to ten years, or with fine or with both” be substituted.

In sections 295 C, 298A of the Pakistan Penal Code after the word, “Whoever’’, the words “maliciously, deliberately and intentionally” be added.

In section 298B of the Pakistan Penal Code after the word ‘’or by visible representation”, the words, ‘’maliciously, deliberately and intentionally”’ be added.

A section 203 A be added to the Pakistan Penal Code to say, “Anyone making a false or frivolous accusation under any of the sections of 295A, 295B and 295C, of the Pakistan Penal Code shall be punished in accordance with similar punishments prescribed in the section under which the false or frivolous accusation was made.’’

A section 298 E shall be added to the Pakistan Penal Code saying, “Any advocacy of religious hatred that constitutes incitement to discrimination or violence shall be punishable with imprisonment of either description for a term which may extent to seven years, or with fine or with both.”

In section 30 of the Criminal Procedure Code (CrPC), the words, ‘’as well as offences falling under sections 295A, 295B and 295C of the Pakistan Penal Code’’, be added after the words, ‘’punishable with death.’’

Section 190 of the CrPC be amended and subsection (3) be added containing the words,

“All offences falling within sections 295A, 295B and 295C of the Pakistan Penal Code shall exclusively be taken cognizance of by the Court of Sessions and tried by the High Court”.

Section 193 of the CrPC be amended to add, ‘’and as expressly provided for under section 190 of the Code’’ after the words, ‘’unless the case has been sent to it under section 190, subsection (2).’’

In section 201 of the CrPC a Proviso be added after 201(2) to say, ‘’provided that if a complaint is made in writing to a Magistrate under sections 295A, 295B and 295C of the Pakistan Penal Code, he shall not take cognizance of it and forward it to the proper Sessions Court with an endorsement to that effect and in case the complaint has not made in writing, such Magistrate shall direct the complainant to the proper Sessions Court.’’

Section 202 of the CrPC be amended to add subsection (5) to say, “Notwithstanding anything contained in the preceding subsections any complaint made under sections section 295A, 295B and 295C of the Pakistan Penal Code shall be filed at and taken cognizance of by a Court of Sessions and tried by the High Court, whereas the procedure laid down in the preceding subsections shall be followed.’’

Thank you Madam Speaker.

میں چاہوں گا کہ اس پر House میں جس بھی section پر debate ہونی ہے کسی بھی ممبر کو کسی قسم کی بھی reservation ہے تو وہ question raise کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بہت important and sensitive issue ہے۔ اس لیے کسی قسم کی بھی confusion ہے تو وہ بھی clarification demand کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب قائد حزب اختلاف۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! میں اسد اللہ چٹھہ صاحب کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ وہ یہ bill لائے ہماری پارٹی بھی پہلے ایسا ہی bill لائی تھی۔ میں نے اس bill کو تفصیل سے پڑھا ہے اور ساتھ ہی policy بھی پڑھی ہے جو plagiarized تھی اور bill یہ نہیں ہے۔ یہ بہت اہم bill ہے اور میں چاہتا ہوں کہ the House must realize its importance and urgency کہ یہ کیوں ضروری ہیں اور یہ amendments نہ ہونے کی وجہ سے اس ملک میں کچھ sections کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ ہم history repeat نہ کریں کہ جب objective resolution آئی تو سارے مسلمانوں نے اس کی حمایت کی اور ساری minorities نے اس کو oppose کیا۔ ہم نے پاکستان کی creation سے لے کر اب تک جو dichotomy create کی ہوئی ہے، اس کو ختم کرنا ہے اور یہ important issue ہے، ہمیں اس کو unanimously pass کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں لوگوں کے جو concerns ہیں، یہ ان کو brief کریں گے اور میں اس کو fully support کرتا ہوں اور all the demands are genuine. شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Mr. Prime Minister.

رانا فیصل حیات: میڈم سپیکر! شکریہ۔ یہ بھی شکر ہے کہ قائد حزب اختلاف بھی ہمارے شکر گزار ہوئے ہیں۔ میڈم! اس پر ہماری کمیٹی نے بہت کام کیا ہےاور حکومت نے بھی ان کیsupport کی ہے۔ ہم پچھلے session سے آئے ہیں اور مزید ایک session رہ گیا ہے، اس طرح کے بہت سے bills and policies in process ہیں۔ کچھ committees کے پاس ہیں جو ان کو دیکھ رہی ہیں اور کچھ کو government peruse کر رہی ہے۔ میں اسد اللہ چٹھہ اور راجیش کمار صاحب کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں بہت محنت کی ہے اور through research کے بعد bill propose کیا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now I put the Bill to the House introduced by Mr. Asadullah Chattha *sahib* to amend the Criminal Procedure Code and Pakistan Penal Code.

*(The Bill was passed unanimously)*

Madam Deputy Speaker: The House is adjourned till 2:30 pm today.

---------------

*[The House was then adjourned to meet at 2:30 pm]*

---------------

*[After the break, the House was reassembled at 2:30 pm with Madam Deputy Speaker (Miss Aseela Shamim Haq) in the Chair]*

Madam Deputy Speaker: Item No. 8, Mr. Ameen Ismaiely, Chairman Standing Committee on Finance, Planning Affairs and Economic would like to present a National Entrepreneurship policy 2013.

جناب امین اسمٰعیلی: شکریہ میڈم سپیکر۔ ہم آج جو پالیسی ایوان میں لا رہے تھے، اس میں ہماری پارٹی کے اور کچھ اپوزیشن کے ممبران کی طرف سے کچھ غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس لیے ہم ان کو address کرنے کے اس پالیسی کو اگلے اجلاس تک کے لیے موخر کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! حقیقت کا پتا چلنا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے یہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں سب کو معلوم ہو۔ ا س لیے میں آپ سے کچھ وقت چاہوں گا۔ شکریہ۔ میڈم سپیکر! میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ اس ایوان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ میں نے کل کہا تھا کہ یہ incompetent لوگ ہیں۔ میں نے کہا کہ انہوں نے incompetent لوگ لگائے ہیں تو انہوں نے اس کو personal لے لیا۔ میڈم سپیکر! مجھے کسی سے شکایت نہیں ہے کہ اس کمیٹی میں کون لوگ ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جس کا جو role ہے، وہ اپنی ذمہ داری لے۔ میڈم سپیکر! Youth Parliament کے rules and regulations کی بات چھوڑیں، انہوں نے اس کی red line cross تو کی تھی لیکن آج انہوں نے Pakistan Intellectual Property Rights کی red line بھی cross کر دی ہے۔ میڈم! کچھ academic research ethics ہوتے ہیں کہ آپ جس کی کوئی چیز لے رہے ہیں، اس کو بھی credit دیں، میڈم سپیکر! یہ policy 99.99% plagiarized ہے اور یہاں پر وزیر اعظم صاحب پہلے دن سے لوگوں کو پاگل بنا رہے ہیں کہ ہم پانچ، دس پالیسیاں لا رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ Standing Committee ایک autonomous body, independent body ہے، میڈم سپیکر! اگر اس کمیٹی کا چیئرمین blue party کا ہے اور اگر کوئی اس کو overlook کرے، اس کی responsibility ہے۔ اس کمیٹی میں میری blue party کے ممبران ہیں، میں ان کو بھی equal responsibility دوں گا۔ یہ چور، جنہوں نے دوسروں کا material چوری کیا، صرف ہمارے گناہگار نہیں ہیں، میڈم سپیکر! یہ چور اور incompetent لوگ ان انیس بندوں کے بھی گناہگار ہیں، جن کا کام انہوں نے چرایا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں---

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم، آپ پہلے اپنے پارٹی کو تھوڑا سمجھا لیں کہ آپ بول رہے ہیں تو وہ سنیں۔

جناب کاشف علی: میڈم! ہمارے تین گھنٹوں کا بیڑہ غرق کیا گیا۔ یہ policy email کی گئی کہ پڑھ کر آئیں۔ اللہ کا شکر ہے Finance Minister sahib حکومتی بنچوں سے سینیئر صحافی چوتھے اجلاس میں کچھ تو پیش کر رہے ہیں۔ ہم اس کو پڑھ کر آئے اور حالت یہ ہے کہ ساری policy plagiarized ہے۔ اس پالیسی میں پچیس لوگوں کا کام اٹھایا گیا ہے، میڈم سپیکر! یہ میرا کام نہیں ہے، میں چپ کر کے بیٹھ جاتا لیکن یہ پالیسی Youth Parliament کی طرف سے کل کو website پر جاتی تو خدانخواستہ یہ institution تباہ ہو جاتا۔ United Nations Conference on Trade and Development جس کی انہوں نے پالیسی اٹھائی ہے، وہ ان کو sue کر سکتا تھا۔ میڈم سپیکر! جنہوں نے Vice Chancellor, Institute for Economic Development Islamabad نعیم الحق کا paper چرایا ہے، وہ ان کو sue کر سکتے تھے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: کاشف صاحب، آپ کے grievances یہ ایوان سمجھتا ہے۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! یہ grievances نہیں، یہ irresponsible role ہے۔ اس لیے Chairman Standing Committee کھڑے ہو کر convincing arguments دیں کہ وہ کیوں نہیں کیا۔ اگر وہ convince نہ کر سکے تو فورا resign دیں۔ میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں----

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ کاشف صاحب۔ محترم ہشام صاحب۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! یہ پوری کی پوری policy 100% plagiarized ہے۔ میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ میں rules and regulations پر compromise نہیں کروں گا۔ یہ کھڑے ہو کر resign کریں، ورنہ اس platform کا اللہ حافظ ہے۔ میں کسی کو part نہیں بننے دوں گا، ہم نے کہا خدا کا خوف کریں، ایسا کام کرنا تھا تو نہ کرتے، ہمیں وہ قبول ہے، ہم چپ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ آپ دوسروں کا کام چرا کر اپنے نام سے present کر رہے ہیں۔ نعیم الحق، سابق وائس چانسلر کا کام جو اس ملک کے اتنے بڑے سکالر اور economist ہیں، آپ ان کا کام اٹھا کر بول رہے ہیں کہ Chairman Standing Committee Ameen Ismaili sahib presented a policy.

میڈم ڈپٹی سپیکر: کاشف صاحب، شکریہ۔ جو دوسرے لوگ بات کرنا چاہ رہے ہیں، آپ ان کو بھی بات کرنے دیں۔

جناب کاشف علی: ان سے کہیں کہ یہ convincing arguments دیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب کاشف علی: ان کی بات نہیں ہے، Chairman Standing Committee کی بات ہے، وہ کھڑے ہو کر convincing arguments دیں۔ Law Minister sahib کھڑے ہیں، وہ بتائیں کہ کیا rules ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھیں گے تو وہ بتائیں گے۔

جناب ہشام ملک: کاشف صاحب، میں آپ کو ایک بات یاد کرانا چاہوں گا کہ ہم پرسوں قومی اسمبلی میں گئے تھے۔ اگر آپ وہاں کی کارروائی سن رہے تھے تو یہ سنا ہو گا کہ چوہدری نثار صاحب نے ایک statementدی تھی کہ ان کی ministry سے ایک file Supreme Court گئی تھی، وہ ایک غلطی تھی، انہوں نے مانا اور apologies بھی کیا۔ آپ نے اس وقت اپوزیشن کا کردار دیکھا تھا؟

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف صاحب، آپ نے بول لیا ہے، آپ پلیز بیٹھ جائیں اور ان کو بولنے دیں۔

جناب ہشام ملک: انہوں نے اس کو accept کیا ہے اور apologies کیا ہے۔ اب اس issue کو جانے دیں۔ ہم نے اپنی غلطی مانی ہے اور ہم apologize کرتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم وزیر اعظم صاحب، اس پالیسی میں جو بھی مسائل تھے please look into the matter. آپ ان چیزوں کو seriously address کیجیے اور next session میں پیش کیجیے۔

رانا فیصل حیات: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں یہ بات پہلے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ government policy نہیں ہے بلکہ یہ committee policy ہے۔ اس میں دونوں پارٹیوں کے لوگ تھے لیکن میرا خیال ہے کہ قائد حزب اختلاف تنقید برائے تنقید کو تنقید برائے تعمیر پر فوقیت دیتے ہیں اور یہ ان کی عادت ہے تو میں اس

کو ignore کرتا ہوں۔ میں اس کمیٹی میں دونوں پارٹیوں کے جو لوگ ہیں، ان کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو دوبارہ دیکھیں اور اس میں جو مسائل ہیں اور ان کی جو غلطیاں ہیں، وہ قبول کریں۔ اپوزیشن کی طرف سے جو criticism ہے، اس کو welcome کریں اور next session میں اس کو دوبارہ present کریں۔ شکریہ۔

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker, I need argument from the Chairman of the Committee کہ یہ کیوں کیا گیا۔ میڈم سپیکر! آپ ذرا سوچیں کہ ایک دو sentences کا مسئلہ نہیں ہے، یہ policy 100% plagiarized ہے۔ خدا کا خوف کریں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ چیئرمین کمیٹی کو کھڑا کریں اور ان سے پوچھیں کہ کیوں اتنی ignorance show کی گئی۔ میں اپنی بات نہیں کر رہا، مجھے کوئی فائدہ نہیں ہونا۔ میڈم سپیکر! یہ as an institution PILDAT, Youth Parliament کا مسئلہ ہے۔ آنے والے batches کا مسئلہ ہے، خدارا! اس کو address کریں ورنہ میں اس ایوان کی proceedings آگے نہیں بڑھنے دوں گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم امین اسمٰعیلی صاحب، اپوزیشن کی طرف سے جو allegations آئے اور انہوں نے جو کچھ کہا I hope you have taken them into consideration and I hope in the next session اور یہ سب committees کے لیے ہے کہ before you forward anything to the secretariat, it is not just a matter of the integrity of this platform, it is also about your own integrity as well. So I all of you take that into consideration before you forward to the secretariat. محترم I hope next session میں اس طرح نہیں ہو گا and the next policy, that you bring will be 100% your own work.

جناب امین اسمٰعیلی: میڈم سپیکر! یہ ایک collective کام تھا جس میں اپوزیشن کے ممبر بھی ہماری کمیٹی میں تھے۔

Madam Deputy Speaker: I understand that, that is why I am saying that failure of a single person is a collective failure. It is all our failure

کہ ہم یہاں پر بیٹھ کر عجیب سی بات discuss کر رہے ہیں۔ I think let us not indulge in this any longer. We have wasted enough time on this کوئی غلطی ہو گئی ہے، ٹھیک ہے، آئندہ نہیں ہو گی let us move on. Item No.9.

جناب امین اسمٰعیلی: شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Miss Zaib Liaqat, Youth Minister for Information Technology and Telecommunication would like to present a policy regarding uplifting the ban on Youtube in Pakistan. Miss Zaib Liaqat.

Miss Zaib Liaqat: I would like to present policy regarding uplifting the ban on Youtube in Pakistan.

It has been close to 11 months since YouTube was banned by the Pakistani government following the release of a 'disgusting and reprehensible' video titled Innocence of Muslims on the Google owned web property. On one hand, the content of the video inflamed the sensitivities of the predominantly Muslim populace and consequently, seemingly, justifies the Government's decision on the heels of popular demand. But on the other hand, the blockage has had dire consequences for the knowledge workers and knowledge seekers alike.

Students are not able to access sites like khanacademy.org or online courses from the world's leading universities. Online businesses are suffering because a leading platform to market their services is inaccessible and more importantly, blocking YouTube has had unintended consequences of blocking access to other non-YouTube Google properties, some hosting websites of Pakistani businesses or their collaboration platforms. YouTube is also the source of thousands of Islamic videos and lectures by leading Muslim scholars which are no longer accessible to the internet users wishing to learn from them. When violence broke out in Pakistan due to the uploading of this video, Google (which owns YouTube) was requested to ban this video from viewing in Pakistan for violating its community guidelines, specifically the one in which it claims that the site does "not permit hate speech (speech which attacks or demeans a group based on race or ethnic origin, religion, disability, gender, age, veteran status and sexual orientation/gender identity)."

Google did not restrict the video from Pakistan, but it did put up a warning which is displayed to a user when he/she clicks on a link to view it. The warning clearly states that the video contains content that has been flagged by the community to be offensive and the video is rendered only after the user explicitly agrees to still watch it.

Additionally, Google has sought that it, and similar content hosting services be provided intermediary liability protection through a legislative amendment that covers the entire jurisdiction of Pakistan. Following that, the website may consider localizing YouTube in Pakistan and thereafter be able to block offensive content from viewing in the country based on legal requests that clearly demonstrate that a Pakistani law is being violated. But the problem is, even after all of this is accomplished, what if the next offensive video that is introduced to the internet is not on YouTube, but on any of the rival video hosting sites? Will the government have to keep fighting this battle for every ridiculous piece of content that every jerk in any remote corner of the world with access to the internet keeps posting? There is a need to point out here that YouTube has gradually moved all content service requests to force the use of HTTPS protocol which employs an encryption standard called SSL/TLS. Whereas it might be theoretically possible to break the encryption using extremely powerful computers and enough time at one's disposal, there is no reasonable, efficient, and economical way to do so for every YouTube content request originating from over 20 million internet users in Pakistan.

GOVERNMENT OWNED FILTERING SYSTEM- NOT A VIABLE SOLUTION:

Since an individual video on YouTube cannot be blocked, the government has banned the entire YouTube site until a solution to this problem is found. We are all in favor of blocking this highly offensive video and other such blasphemous content, but a central, government owned, filtering system is not a viable approach for several reasons: which are as follow :

1. Who will get to decide what an 'objectionable' piece of content is? Everyone's definition of morality is different.

2. It will open the door for Government led spying on its citizens, compromising their civil liberties.

3. It will potentially create a choke point for all internet traffic in Pakistan which might result in extended down times.

4. If implemented improperly, it can add to internet traffic latency, subsequently slowing down the internet. It can be easily circumvented by even non-technical users by using secure proxies freely available on the internet.

It will not allow for content filtering for traffic using Secure Sockets Layer protocol or the HTTPS based encrypted traffic which most online properties use now including YouTube and Facebook. Keeping in mind the sensitivities of the majority Muslim population, it is also not politically feasible to do nothing about objectionable content that demeans our beloved prophet or our religion. There is a solution that caters to all.

Proposed Solution

Implement filtering. But implement even better filtering by giving the citizens of Pakistan the right to choose what is accessible via the internet in their homes. The solution is based on the following premises: There is no way to stop a person who explicitly wants to view any piece of content on the internet. It's designed that way. Every computer on the internet has multiple ways of reaching it.

HTTPS based content filtering is not possible in a reliable, efficient and economically feasible manner. The only solution is to block the domain or the entire website hosting offensive content.

There is no reasonable way to police the insides of people's homes. The government, if it so chooses can make it unlawful to view such content and punish the offenders if it's substantially proven that a person has broken the law, but that doesn't mean that computers or the right to access useful content be taken away from the citizens. We do not take away the knives or licensed guns from individual, only punish them when they use them to kill others after fair trial.

The solution must work for all internet users and all devices, not just home PCs. Increasingly mobile devices are used to access the internet which renders many PC-only solutions useless. The solution has to be independent of the content providers or sites like YouTube and Vimeo. Given the above, the solution must be sufficiently effective, economically feasible and quick to implement.

So, why not make a cloud based, Domain Name Resolution service driven, web content filter available to all internet users? There is even a free one called Open DNS.

Alternatively, like is done in several countries including United Kingdom, mandate the Internet Service Providers (ISPs) to offer on-demand, value added services for blocking of objectionable web sites driven by the subscribers' preferences.

Government can subsidize the cost of this setup by the ISPs or better yet, allow them to monetize the service by tacking on a small additional charge to each subscriber. This system should also be a simple DNS resolution based filtering system that will not require the logging and analysis of specific content URLs of the users, but just the domain on which the content is hosted.

BENEFITS:

1. This respects the wishes of the majority population that demands that objectionable content and websites be blocked. In fact, this provides them a solution which can be personalized to each citizen's own sense of morality.

2. It will make filtering efficient by distributing the processing workload to the cloud or ISP networks and avoids the creation of a single choke point or the slowing down of the internet.

3. It is cost efficient for the government as ISPs may recover some costs through the value added service offering. I wouldn't mind paying an additional Rs.50 for the service that allows my kids to stay away from porn sites. I already use a whitelist on kid's computer.

4. It will make filtering more effective by allowing the home users to filter even SSL/HTTPS based content by blocking the sites hosting it.

5. More importantly, this delegates the responsibility of being the custodian of one's morality to the citizens themselves, instead of a government body.

Thank you, that's all what I want to say.

## Presentation of a Report

Madam Deputy Speaker: Item No. 10, Ms. Shahana Afsar *sahiba*, Youth Shadow Minister for Information would like to present a report on "Media mechanism in hostage and other similar situations."

Ms. Shahana Afsar: Thank you Madam Speaker. Recent history of Pakistan has been very rich in incidents which have a defined role of media. A long list of incidents like when two brother were beaten to death in Sialkot, raid on Osama Bin Laden's compound, a young boy murdered by Rangers in Karachi, Raymond Davis' case, Mumbai blasts, Mehran Base Attack, Lal Masjid Operation and many others have gathered huge coverage by Pakistani media. This coverage when at times, proved helpful, it simultaneously not only created sensationalism but has also put a question on ethical principles of Pakistani media in glorifying crime and distorting the image of the state and the country.

The recent incident of Jinnah Avenue in Blue Area, Islamabad was a new addition to this chain which unfolded many important yet so far neglected aspects of media coverage.

Whenever dealing with the hostage situation, a crime scene, a disaster, a tragedy or any other likewise situation, two things are of utmost importance. Firstly, there should be low risk and threats for journalists to minimize harm and to ensure their safety while covering conflict events.

Secondly and more importantly, media should think clearly about their limitations, the does and don'ts. However, this responsibility does not lie only with the media but also with the authorities concerned. It is high time that like many other nations of the world may devise a mechanism about how media has to cover these situations. Following a set of principles will demonstrate that media care, it will help media become accountable. At the same time, will support a culture of self-regulation.

اس رپورٹ کے دو حصے ہیں۔ ایک حصے میں ہم صحافیوں کے لیے practical steps propose کررہے ہیں کہ کس طرح وہ اور ان کی organizations اپنی conflict situations, security میں اپنی ensure کرسکتے ہیں۔

دوسرے حصے میں ہم میڈیا کے لیے mechanism بتا رہے ہیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔

For ensuring the safety of the journalists, there are seven main clauses:

1. Journalists should never violate curfew and never travel in active conflict zone without proper permission from the authorities.
2. should know what the threats are and should avoid the live coverage from disturbed locations that posed threat to their life. No standard of journalism ever allows putting life in danger just for coverage.
3. A journalist should know the geography, nature of people and place of the event.
4. Reporters should always keep with them their proper identification documents especially when they are in the field.
5. Reporters who report conflict and other likewise situations should be assigned other needs beats after regular interval of time to minimize risk.
6. Regular training session of all media personnel should be carried out.

Now, I would move to the second part i.e. does and don'ts for media and media personnel:

1. Only qualified, senior and trained journalists should be assigned on conflict reporting.
2. Media personnel must distinguish clearly between comment, fact and conjecture.
3. Reporters while reporting from the spot should never led their personal opinion appear or reflect in the news they are covering.
4. Difference in news and information have to be maintained. Giving un-necessary coverage to a trouble-monger when there are other important issues of the country, should not be tolerated.
5. After days of incident, news about the health or other aspects about the person involved should not be given precedence over other important issues of the state.
6. Positions of security forces, Police, commandos etc. should not be covered and subsequently aired by media during the time when incident is taking place.
7. Coverage of any violent, criminal, hostage incident should not be covered in a way which provides opportunity to copy the modus operandi of any criminal or any involved person.
8. Media coverage should neither provide knowledge nor information which becomes a guiding medium for any offensive or criminal activity.
9. Demands of a criminal or any person responsible for hostage, trouble mongering should not be aired until confirmed by the authorities.
10. Media organizations should discourage the trend of breaking news in hostile hostage situations.
11. Adherence to the internal code of ethics should be emphasized.

12. Any person responsible for a disaster, tragedy or any conflict should not be contacted by the media itself. During the incident taking his or her interviews, running beepers on television screens should be prohibited.
13. The concept of "PG" disclaimer is incomprehensible to a larger part of Pakistani population. Anything which is considered to be inappropriate for certain age-groups of the society and need a "PG" disclaimer, should not be broadcasted at all or at least at prime time.
14. Media should not present violence as glamorous or as an acceptable solution to human conflict.
15. Media should withdraw immediately from the site of incident if it is suspected that situation will be inflamed with cameras' presence.
16. Media and media persons should try to protect the integrity of nation and state unless doing otherwise is in public interest.

Now the last part which is concerned with the mechanism for implemention.

جیسا کہ صبح اسی بارے میں بات ہورہی تھی تو منسٹر صاحب کی طرف سےکہا گیا کہ PEMRA چونکہ regulatory body ہے، تو اسی کو کوڈ آف کنڈکٹ بنانا چاہیے۔ جب سے PEMRA بنی ہے، ہم نے دیکھا ہے کہ اس کا ایک کوڈ آف کنڈکٹ موجود تو ہے جو الیکٹرانک چینلز پر لاگو ہوتا ہے لیکن چینلز اس کو accept یا follow نہیں کررہے۔ اس سلسلے میں خاص طور پر hostage situation سے related جب سے اسلام آباد والا واقعہ ہوا ہے، اس نے بہت سی discussions کو شروع کیا ہے جس میں acceptance بھی ہوئی ہے۔ میڈیا کے لوگوں نے، صحافیوں کی تنظیموں کے heads نے خود accept کیا ہے کہ ان کی غلطی ہے اور حکومت کو اس سلسلے میں تھوڑی limitations لگانی چاہییں۔

اس کا جو حل ہم تجویز کررہے ہیں، وہ یہ ہے کہ پاکستان کی سب سے زیادہ popular اور سب سے زیادہ members والی یونین، پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس، اس کے ذریعے ایک کمیٹی یا ایک body بنائی جائے جس میں PFUJ کے ارکان ہی شامل ہوں، وہ لوگ اس form یا contract کو sign کریں۔ اس میں authorities کے کچھ members لیے جائیں۔ میڈیا کی representation لی جائے۔ وہ لوگ اکٹھے بیٹھ کر media persons کی representation کے ساتھ ایک ایسا کوڈ بنائیں کہ ایک hostage situation میں ان کو کیسے deal کرنا ہے۔ جب media کے لوگ اسے sign کریں گے، کوئی regulatory body یا حکومت ان پر codes کو enforce نہیں کررہی ہوگی تو وہ لوگ bound ہوں گے کہ اسے follow کریں۔ اس سے حکومت، میڈیا اور عام public کے grievances دور ہوں گے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: We move on to item No.11, Mr. Ejaz Sarwar, Youth Shadow Minister for Interior, Kashmir Affairs, Gilgit Baltistan and FATA would like to present a report on "Root Causes of Terrorism in Pakistan."

جناب اعجاز سرور: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج ایوان کے ساتھ جو دھوکا اور ظلم کیا گیا ہے اور اس پر جو وضاحت کی گئی ہے اور آپ کی طرف سے جو action لیا گیا ہے، اس سے میں satisfied نہیں ہوں۔ بطور

احتجاج میں اپنی رپورٹ withdraw کرتا ہوں۔ میرے پاس رپورٹ پڑی ہے، میں کوئی بہانہ نہیں بنا رہا لیکن میں احتجاجاً withdraw کرتا ہوں۔ اگر ایوان کے ساتھ یہ ظلم جاری رہے گا تو یوتھ پارلیمنٹ کا وقار اور اعتبار مجروح ہوتا رہے گا اور ہم احتجاج کرتے رہیں گے۔ احتجاج ہمارا جمہوری حق ہے۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Alright, Mr. Ejaz Sarwar has withdrawn his report. We move on to item No.12 on our agenda. Mr. Rafiullah Kakar would like to introduce a Private Member's Bill further to amend the Article 2A, 62 and 63 of the Constitution of Pakistan.

## Introduction and Passage of a Private Member's Bill

Mr. Rafiullah Kakar: Thank you Madam Speaker. This Bill is being introduced by me and has been supported by Mr. Mateeullah Tareen, Mr. Hazrat Wali Kakar, Miss Nabila Jaffar, Miss Sonia Riaz, Miss Mehwish Rani and Mr. Inam Ullah Marwat.

I would first simply read out the draft of the Bill. Its draft was emailed to all the parliamentarians last night, so I would just simply read it out and then explain few of the clauses:

> "WHEREAS an amendment to restore the 1973 Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, hereinafter referred to as the Constitution, to its original shape, with regards to Articles 2A, 62 and 63.
>
> The President, by and with the advice and consent of the Senate and National Assembly of Pakistan enacts as follows:
>
> Amendments to Articles 2A, 62 and 63
>
> This amendment shall hereinafter be referred to as the changes to Articles 2A, 62 and 63.
>
> AND WHEREAS further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan in order to restore it in its original form as it was framed in 1973 and to attain the ideal of a strong and efficient parliamentary government, wherein political participation is guaranteed to all citizens and wherein the rights of all citizens are secured.
>
> 1): The article 2A of the constitution shall be completely removed."

Before moving further, I would like to give explanation for this proposed amendment. Article 2A of the Constitution goes as follow:

> "2A. The principles and provisions set out in the Objectives Resolution reproduced in the Annex are hereby made substantive part of the Constitution and shall have effect accordingly."

اس پر پہلے ہی debate ہوچکی ہے، میں اس پر مزید بات نہیں کروں گا، simply explain کروں گا۔

Objective Resolution was a preamble to the Constitution of 1973. In 1985, General Zia-ul-Haq made it a substantive part of the Constitution through a presidential order. The presidential order later on was sanctified and verified by an amendment known as the 8th Amendment. So this resolution here proposed to

undo that part of the 8th Amendment and restore Objectives Resolution only to the Preamble of the Constitution.

میڈم سپیکر! اس کی explanation یہ ہے کہ قراردادِ مقاصد کے حوالے سے بہت سی confusions اور vague ideas ہیں۔ میں bluntly کہنا چاہوں گا کہ سب سے بڑی منافقت، ضیا صاحب کی حکومت نے یہ کی کہ آئین میں وہ خود لکھ رہا ہے کہ قراردِ مقاصد کو آپ آئین کا اسی طرح as its part بنادیں لیکن انہوں نے Preamble سے Annex تک shift کیا۔ جو minorities کی clause میں لفظ freely تھا کہ minorities shall have the right to freely profess their religion etc. انہوں نے deliberately یہ لفظ "freely" نکالا۔ اسے نکال کر Objectives Resolution کو Annex بنایا جو کہ grave injustice تھا لیکن شکر ہے کہ اٹھارہویں ترمیم نے اسے undo کردیا۔ دوسری بات، قراردادِ مقاصد کے حوالے سے اس لیے important ہے،

if it becomes an operative part of the Constitution, then it will have dangerous consequences. For example, if we look at the law of repugnancy that no laws shall be made repugnant to the teachings of Quran and Sunnah

اس کے علاوہ ایسی شقیں ہیں جو بظاہر تو بڑی ٹھیک لگتی ہیں، benign intentions کے ساتھ نظر آتی ہیں لیکن انہیں determine کرنا کہ کون سا قانون، اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، کون سا نہیں ہے، کسی سکالر کے مطابق کوئی قانون خلاف ہے، کسی کے مطابق نہیں ہے، اس طرح اور بہت سی ایسی vague clauses ہیں جن کو اگر آپ operative یا substantive part بنادیں گے then they will have potentially very serious consequences for the legislators and other processes of the country.

Then, the 2nd, 3rd and 4th Amendments read as follow:

"2): In Article 62 of the constitution, paragraphs (d), (e), (f), and (g) of clause 1 shall be removed. Subsequently, after paragraph (c) of clause 1, the following shall be inserted as paragraph (d):

"(d) he possess such other qualifications as may be prescribed by Act of Majlis-e-Shoora (Parliament)."

3): Consequently, clause 2 of article 62 that discusses the aforesaid paragraphs (i.e. para d and para e) also stands removed.

4): Amendment of Article 63 of the Constitution: In Para graph (g) of clause 1 of Article 63, the words "propagating any opinion, or" and the subsequent words "the ideology of Pakistan, or" shall be removed. Further, in the same paragraph, "or the Armed forces" after the words "ridicule the judiciary" shall also be removed. After the aforesaid amendment, paragraph (g) is read as follows:

"he has been convicted by a court of competent jurisdiction for acting in any manner prejudicial to the sovereignty, integrity or security of Pakistan, or morality, or the maintenance of public order, or the

integrity or independence of the judiciary of Pakistan, or which defames or brings into ridicule the judiciary of Pakistan, unless a period of five years has elapsed since his release; or".

Now, I would come to the explanation and I would read the Statement of Objects and Reasons of this Amendment:

> "The constitution of 1973 was not implemented in letter and spirit. The non-democratic regimes that came into power at different times profoundly altered the structure of the Constitution for realizing their political goals. Among the others, the non-democratic regime of Zia-ul-Haq engaged in one of the worst forms of constitutional engineering. During his regime, many dramatic changes were incorporated in the 1973 Constitution at the cost of the original spirit and essence of the Constitution. Among the others, Article 2A of the Constitution—which made the Objectives Resolution a substantive part of the 1973 Constitution—is the most relevant point in case. A set of guiding principles that was to inform constitution-making in the new state, Objectives Resolution was never intended to be a law either by its framers or the parliament that unanimously adopted the 1973 Constitution. Similarly amendments to Articles 62 and 63 not only put unnecessary restrictions on political participation but were also vague, ambiguous and indeterminable in nature. This amendment aims at purging the Constitution of 1973 from some of the changes, if not all, made by a non-democratic regime with the purpose to ensure a strong and effective system of political participation."

میڈم سپیکر! اب میں آرٹیکل 62 کی کچھ clauses کو explain کروں گا جن کو یہاں remove کرنے کی بات کی جارہی ہے۔ آرٹیکل 62 میں جو نئی clauses ضیاءالحق صاحب نے ڈالی تھیں، ان میں سے پہلی clause کچھ اس طرح سے ہے:

> "(d) he is of good character and is not commonly known as one who violates Islamic Injunctions;"

Madam Speaker Article 62 lists the qualifications for a member becoming a part of the Parliament and Article 63 lists the disqualifications for a member.

میڈم سپیکر! یہ qualifications دنیا کے ہر آئین میں ہوتی ہیں لیکن پاکستان کے آئین میں بدقسمتی سے ضیاءالحق صاحب نے ایسے الفاظ استعمال کیے، مثلاً:

> "good character, good reputation, practicing obligatory duties prescribed by Islam, Islamic injunctions, Ideology of Pakistan."

These are words which are immeasurable and hard to establish in any just way. I have just mentioned about Clause D which says that a person has to be of good character, now who is going to define "good character". It is a highly subjective phenomenon based on the socio-cultural values of a given community, setup or a race or ethnic group. Do Muslim scholars have any agreement on what a good character is? I don't think so. Apart from that, you say that:

"he is not commonly known as one who violates Islamic Injunctions."

اسے پڑھ کر مجھے shock لگتا ہے کہ commonly known کیا بات ہوئی۔ یعنی لوگ کسی کے بارے میں کیا کہتے ہیں، اس بنیاد پر آپ اس کی qualifications decide کریں گے اور وہ بھی خاص طور پر مذہب کے حوالے سے۔ مذہب کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو ہمارے ہمارے ہاں دو بندے ایک دوسرے کو نہیں مانتے۔ آپ لوگوں کی رائے پر کہ وہ ایک دوسرے کو اچھا مسلمان سمجھتے ہیں کہ نہیں، ایک رکن کی qualification decide کریں، یہ simply ridiculous ہے۔ اس clause کو remove کرنے کی basic وجہ یہی ہے، بات یہ ہے کہ اگر عوام کو اپنے candidate پر اعتماد ہے، if the people of Pakistan have confidence in that candidate and they have elected him or her تو میرے خیال میں ہمیں ان جیسے vague clauses کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد part E آتا ہے:

"he has adequate knowledge of Islamic teachings and practices obligatory duties prescribed by Islam as well as abstains from major sins;"

This is very vague. What does "adequate knowledge of Islamic teachings" mean? What is the benchmark of "adequate knowledge of Islamic teachings".

آپ کے ریٹرننگ افسران، قومی ترانہ پوچھ رہے ہیں، سورۃ اخلاص پوچھ رہے ہیں، چھٹا کلمہ پوچھ رہے ہیں، کیا یہی benchmark ہے؟ پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ جس بندے کو چھٹا کلمہ آتا ہو یا سورۃ فاتحہ یا کوئی اور سورۃ روانی سے پڑھ سکتا ہو، اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ایسے بندے کا character اچھا ہوگا، وہ responsible ہوگا، ایماندار ہوگا، وہ عوام کا خیال رکھے گا۔ میرے خیال میں یہ باتیں indeterminable ہیں، ان کا کوئی correlation نہیں بنتا۔

دوسری بات یہاں کی گئی ہے:

"practices obligatory duties prescribed by Islam"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک بندہ صرف پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہو اور اس طرح کے بنیادی فرائض ادا کرتا ہو، باقی بےشک وہ چوری کرتا ہو، قتل کرتا ہو، ڈاکے ڈالتا ہو، اسے پارلیمنٹ کا رکن بننے کی اجازت ہے۔ میرے خیال میں "practicing obligatory duties" ایک پرائیویٹ مسئلہ ہے۔ اگر کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے تو یہ اس کا پرائیویٹ معاملہ ہے۔ میرے خیال میں یہ شرط اگر ہم پر بھی عائد کی جائے، اگر آرٹیکل 62 اور 63 کو apply کیا جائے تو اس وقت یوتہ پارلیمنٹ کے جو معزز اراکین بیٹھے ہیں ان میں سے کوئی بھی مزید اس ایوان میں نہیں رہے گا۔ اس کے علاوہ یہ جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ "abstains from major sins" یہ بھی بہت مضحکہ خیز ہیں۔ Who is going to define major sins? کون کون سے بڑے گناہ ہیں؟

پھر یہ sins تو ایسی چیز ہیں کہ کوئی کھل کر نہیں کرتا، ہم چھپ کر کرتے ہیں تو پھر پتا کیسے چلائیں گے کہ کس نے major sins commit کیے اور کس نے نہیں کیے۔ سو میں سے ایک اتنا بہادر بندہ ہوگا، moral courage کے ساتھ وہ کہہ دے گا کہ میں نے یہ major sins کیے ہیں لیکن given the fact کہ وہ عوامی نمائندہ ہے،

do you think any representative will publicly acknowledge and confess that he has committed such or such major sins.

مجھے تو حیرت ہے کہ اس وقت جن لوگوں نے یہ bill introduce کروایا، ہمارے جوگیزئی صاحب شاید اس وقت اسمبلی کے سپیکر بھی تھے، ان کو تو اچھی طرح یاد ہوگا اس طرح کی جو ترامیم آئی تھیں۔ I think he definitely must have opposed it. اس کے بعد part (f) کہتا ہے:

"(f) he is sagacious, righteous, non-profligate, honest and ameen"

یہ پھر ایک بہت بڑی بات ہے۔ 'صادق اور امین' کے معاملے پر گزشتہ الیکشن کی debate میں بڑی controversy چلی ہے۔ ابھی صدارتی الیکشن میں بھی یہ issue اٹھا تھا۔ اس سے پہلے مئی 2013 کے الیکشن میں بھی یہی issue اٹھا تھا۔ میڈم سپیکر! میرا سوال پھر وہی ہے کہ 'صادق اور امین' کو کون determine کرے گا؟ ہم میں سے کس کے پاس ایسے universal set parameters ہیں جن کی بنیاد پر ہم determine کرسکیں کہ 'صادق اور امین' کون ہیں۔ میرے خیال میں اس طرح کی vague clauses کو ختم کرنا چاہیے۔ اسی طرح "non-profligate" اور دوسری بہت سی باتیں vague ہیں۔ ان کا پارلیمانی یا قانونی فرائض کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

میڈم سپیکر! ہم ایک اسمبلی elect کررہے ہیں، ہم کوئی مولویوں کا گروپ نہیں بنارہے بلکہ ہم parliamentarians کا گروپ بنا رہے ہیں۔ اس کے بعد میں part (g) کی طرف آتا ہوں جس میں disqualification بتائی جارہی ہے اور اس میں بطور خاص "ideology of Pakistan" کا ذکر کیا گیا ہے یعنی جو 'نظریۂ پاکستان' کے خلاف کوئی opinion بھی propagate نہ کرے۔ Madam, "ideology of Pakistan" is a myth to me. جسٹس منیر کے مطابق 1960 کے اوائل میں ایک میٹنگ کے دوران جماعتِ اسلامی کے ایک رکن نے یہ لفظ propose کیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ "ideology of Pakistan" کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اسلام۔

Since the word Islam was used, no one dared to question him that if the "ideology of Pakistan" is "Islam", then what does it stand for.

اس کے بعد ایوب خان صاحب کا دور آیا، جن کو ایک secular کےطور پر جانا جاتا ہے لیکن انہوں نے بھی جماعتِ اسلامی کو encourage کیا اور ایوب خان صاحب کے دور کے آخر میں جب East Pakistan میں ایک ethno-nationalist movement اٹھی، then this term "ideology of Pakistan" was invented at that time. اس اصطلاح کو اس کے بعد ہم پر impose کیا گیا ہے۔ میڈم سپیکر! 'نظریۂ پاکستان' پر academic debate میں agreement یا پھر unanimous consensus build نہیں ہوا۔ Academic debate is always open. اس میں لوگوں کی مختلف آراء ہیں۔ ایسی چیز کو اگر آپ آئین کا حصہ بنادیں اور آپ یہ کہیں کہ جس بندے نے اس کے خلاف opinion بھی propagate کیا، وہ disqualify ہوجائے گا تو یہ چیز سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہی معاملہ اس ملک کے

ایک عظیم writer اور intellectual ایاز امیر صاحب کے ساتھ ہوا کہ انہیں آرٹیکل 63 کے تحت disqualify کیا گیا۔

'نظریہٗ پاکستان' کے بارے میں، میں یہ کہوں گا کہ قائدِ اعظم محمد علی جناح صاحب کی 11 اگست کی تقریر اور باقی تقاریر میں بہت فرق ہے۔ میں یہاں ایک argument دینا چاہوں گا، زیادہ detail میں نہیں جاؤں گا، یہ بہت اہم issue ہے، میں اسی لیے اس پر اتنا emphasize کررہا ہوں، اس ملک کو 65 سال ہوگئے، unfortunately, we have not reached to a conclusion on Jinnah's vision of Pakistan. یہاں seculars بھی ہیں اور Islamists بھی ہیں۔ اسلام پسند کہتے ہیں کہ آپ صرف 11 اگست کی تقریر کا حوالہ ہی کیوں دیتے ہیں، جناح صاحب نے اس کے علاوہ بھی بہت سی تقاریر کی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک بہت solid reason ہے اور وہ یہ ہے کہ جناح صاحب کی باقی تقاریر میں ایک بات تھی، ان میں سے اکثر public diplomacy کی تقاریر تھیں، وہ عوام کو addressed تھیں۔ وہ کسی جلسے کو addressed تھیں، وہ کسی student union کو addressed تھیں۔ This was the first and last speech in which Mr. Jinnah addressed the future constitution framers of Pakistan. ان دو باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ہم سب مانتے ہیں، جناح صاحب الحمدللہ، بڑے صحت مند، بڑے dynamic اور ہوشیار لیڈر تھے، 11 اگست کو انہیں اچانک کوئی خواب نہیں آیا کہ انہوں نے یہ باتیں کیں۔ He realized the realities. تقسیم کے بعد کے جو حقائق تھے کہ یہاں سے زیادہ مسلمان وہاں پر رہ گئے، جناح صاحب truncated Pakistan نہیں چاہتے تھے لیکن بدقسمتی سے وہ ہوگیا۔ جناح صاحب کو جو نئی realities نظر آئیں، ان کی جو real خواہشات تھیں، وہ constituent assembly میں constitution makers کے سامنے جاکر بیان کردیں۔ ہم صرف اس speech کو اس لیے refer کرتے ہیں کہ وہ speech ایک پالیسی ساز ادارے کے سامنے تھی جبکہ باقی تقاریر عوام کے سامنے تھیں۔ Public diplomacy کی speeches میں اتنا room ہوتا ہے، اتنی space ہوتی ہے کہ اس میں آپ کافی حد تک political maneuvering کی خاطر کچھ جذباتی نعرے لگادیں۔

میں دوسرا argument یہ دینا چاہوں گا، جناح صاحب کی کچھ contradictory statements ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ اگر آپ نے کسی individual یا کسی لیڈر کی judgement یا vision کو judge کرنا ہے، اس کے vision کو assess کرنا ہے then you simply need to study his life. Throughout his life, Jinnah *sahib* never let religion to enter into his political career and this is the biggest proof that Jinnah stood for a liberal democratic Pakistan. گیارہ اگست والی تقریر میں کہیں بھی، کسی جگہ Ideology of Pakistan کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ یہ ایوب خان کے دور کی ایک invention ہے جسے بعد میں ہم پر impose کیا گیا۔

اس سے ہٹ کر میرے پاس قراردادِ مقاصد اور نظریہٗ پاکستان پر اور بھی material اور باتیں ہیں، اگر اس ایوان میں کسی محترم parliamentarian کا کوئی سوال ہے یا اسے کوئی confusion ہے تو وہ without any hesitation پوچھ سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ میں اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم وزیر قانون صاحب! اگر آپ اس پر کوئی comments دینا چاہیں۔

جناب اسداللہ چٹھہ (وزیر قانون): شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ جو آج رفیع اللہ صاحب آئین میں ترمیم کا بل لے کر آئے ہیں، یہ بہت ہی important ہے۔ ہم سے جو غلطیاں from the very beginning, constitutional law میں سرزد ہوئی تھیں جس نے ہماری ideology کو بھی relatively corrupt کیا، سوسائٹی کو بھی relatively corrupt کیا اور ہمیں basically صرف confuse کرنے کے علاوہ اور کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اس کی حالیہ مثال 2013 کے الیکشن تھے۔ ہم سب نے دیکھا جو کچھ ریٹرننگ افسران نے آرٹیکل 62 اور 63 کو سامنے رکھ کر کیا۔ اس کے علاوہ بھی اسی طرح کے dictators ایسی چیزیں آئین میں لے کر آتے رہے ہیں جیسے مشرف صاحب نے بی۔اے۔ کی ایک condition لگائی تھی۔ جو بھی آمر آتے ہیں، وہ کچھ اپنے personal means کے لیے، کچھ trends set کرنے کے لیے، آئین میں ترامیم کرتے ہیں۔

جس طرح انہوں نے آرٹیکل 2A کی بات کی، جنرل ضیاءالحق صاحب نے پہلے اسے presidential order کے ذریعے insert کروایا، پھر انہوں نے آٹھویں ترمیم کے ذریعے insert کروایا۔ وہ صرف ایک so-called Islamization era کا شروع کرنا چاہ رہے تھے، جو international game plan تھا افغان جنگ سے متعلق اور جو وہ روس کے خلاف کرنا چاہ رہے تھے۔ جب اس طرح کی game international level پر کی جاتی ہے تو آپ کو domestic public کے لیے بھی نئے ideas float کرنے پڑتے ہیں۔ اس کی وجہ سے انہوں نے Islamization شروع کردی جبکہ مشرف صاحب آئے تو انہوں نے modernization کا era شروع کرنے کی کوشش کی۔ میں ایوان سے کہوں گا کہ بات صرف یہ نہیں کہ یہاں صرف ایک amendment ہونے جارہی ہے تو اس پر simply vote کردیں بلکہ میں کہوں گا کہ ایک ایک clause اور ایک ایک لفظ جس پر رفیع اللہ کاکڑ صاحب نے کافی تفصیلاً گفتگو کی ہے، ان ساری چیزوں کو realize کریں۔ پھر یہ بھی realize کریں کہ ہم تو ادھر amend کررہے ہیں، کیا ہمارے parliamentarians جو قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بیٹھے ہیں، ان میں سے کسی میں یہ جرأت ہے کہ یہ issues اٹھائیں۔ سب لوگ ان چیزوں سے واقف ہیں۔ ابھی recently وہ ایک election process سے گزرے ہیں، انہیں پتا ہے کہ کیا کیا issues ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر ان کی کیا مجبوریاں ہیں، social pressures ہیں یا پھر Establishment pressures ہیں کہ وہ ان کو amend نہیں کرنا چاہتے۔ اٹھارہویں ترمیم ہوئی، انیسویں ترمیم ہوئی، judiciary کو restructure کرنے کی باتیں ہوئیں، provincial autonomy کی باتیں ہوئیں، تو 62 اور 63 پر کسی نے کوئی بات کیوں نہیں کی یا آرٹیکل 2A کی کسی نے کیوں بات نہیں کی؟ ایک اور بڑا issue ہے جو اس amendment میں address نہیں ہوا، وہ یہ ہے کہ ہم نے military کے steps کو unquestionable کردیا ہے، انہیں ایک sort of sovereignty دی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم! کیا آپ اس بل کو endorse کرتے ہیں؟

جناب اسداللہ چٹھہ: جی ہاں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس طرف بھی ہمارے legislators بیٹھے ہیں، PILDAT کو بھی چاہیے کہ وہ بھی ان چیزوں کو address کریں، انہیں بتائیں کہ کیا flaws ہیں۔ یہ چیزیں ultimately انہی parliamentarians کو weak کرتی ہیں۔ آرٹیکل 62 اور 63 ماشاءاللہ، 85-1984 سے بھی پہلے کا ہے، کیا وجہ ہے کہ اسے اب جاکر 2013 کے الیکشن میں use کیا جارہا ہے۔ یا پھر کیا وجہ تھی کہ بی۔اے۔ کی شرط صرف 2002 اور 2008 کے الیکشن کے لیے use کرنی تھی؟ جہاں تک fake degrees کا معاملہ ہے تو اس

کے ذریعے parliamentarians اور politicians کو صرف یہ show کرایا جاتا ہے کہ اس سوسائٹی کے جو سب سے گندے اور گھٹیا لوگ ہیں، وہ ہمارے politicians ہیں۔ جو لوگ یہ propaganda کرتے ہیں، Establishment والے، سول اور ملٹری بیوروکریسی، اگر ہم ان کا اپنا track record دیکھیں تو وہ بھی کوئی بہت اچھا نہیں ہے بلکہ آپ اس میں بھی کافی کچھ pinpoint کرسکتے ہیں۔

میں تمام ارکان سے کہوں گا کہ اس بل پر صرف ووٹ ہی نہ کریں بلکہ اس بات کو realize کریں کہ یہ جو کاکڑ صاحب نے amendment bill دیا ہے، اس کے پیچھے کیا محرکات ہیں اور ہماری جو original assembly ہے، کیا وہاں بھی یہ amendments ہونی چاہییں یا نہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Does anyone have any questions or reservations before we continue with the vote? No. Ok. Now, I put the bill to the House.

*(The motion was carried)*

Madam Deputy Speaker: Majority is in favour of the bill, hence the bill is passed.

## Introduction and Passage of a Private Member's Bill

Now, we are going to move on to item No.13 on our agenda. Mr. Umar Awais, Ms. Anam Asif and Mr. Afnan Saeeduzzaman Siddique would like to introduce a private member's bill titled "Reforms in Public Police Relations under Police Act 2004."

جناب عمر اویس: شکریہ میڈم۔ اس بل کو discuss کرنے سے پہلے میں اس بل میں موجود ایک punctuation mistake correct کرنا چاہوں گا۔ جو Section 3 تھا، وہ actually Section 2A ہے، باقی جو تمام sections تھے، وہ ایک ایک کرکے decrement ہوجاتے ہیں۔

Now coming to the Bill, I beg to present a Bill to Youth Parliament of Pakistan, supported by honourable Youth Prime Minister, Rana Faisal Hayat, honourable Opposition Leader, Kashif Shaikh, Madam Bushra, Mr. Hasham, Mr. Faizan and Mr. Ali Humayun.

> "Whereas a Bill to introduce the Central Police Public Liaison, the President, by and with the advice and consent of the Senate and the National Assembly of Pakistan enacts as follows:
>
> (1) Police civilian facilitation, police training in regards to citizen's facilitation:
>
> (a) Basic training module for police officers must be armed with emotional intelligent quotient.
>
> (b) Facilitation program for community police workshop shall be provided by the Federal Government.
>
> (2) Police Liaison Board:
>
> (b) A police liaison board is to be constituted with no political member. In fact, a board is to be formulated with police official coordinating with the business community.

(a) Personnel appointing function. Citizen expert negotiator, community policing officers, police military intelligence committee and police coordinators and trainers."

Now, I would like to request Mr. Afnan Saeeduzzaman Siddique to continue with the other sections.

(Written material of the member may be placed here)

Miss Anam Asif: We have submitted and circulated the report formulated on this bill. If somebody has any questions, we are here to answer these things. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی محترم اعجاز سرور صاحب۔

جناب اعجاز سرور: میرا سوال یہ ہے کہ 2(a) میں ایک لفظ business community استعمال کیا گیا ہے:

> "(2) (a) A police liaison board is to be constituted with no political member. In fact, a board is to be formulated with police officials coordinating with the business community."

اس کی ذرا وضاحت کردیں کہ business community سے کیا مراد ہے۔

جناب افنان سعیدالزمان صدیق: میں آپ کو اس کی explanation provide کردیتا ہوں۔ اصل میں CPLC کے نام سے کچھ ادارے موجود ہیں۔ میں نے اس کو بطور ایک مرکزی کمیٹی جو کہ وفاق سے organize ہو، تجویز کیا ہے۔ اس کے لیے equipment اور بہت ساری دوسری چیزیں وفاقی حکومت سے provide ہوں گی لیکن business community on a local level پر جب community policing کی بات آئے گی تو وہ ان کو support کریں گے۔ جیسا کہ آپ نے سنا ہوگا، public private partnership کی بنیاد پر چیزیں کی جاتی ہیں، یہ exactly اسی فارمولا کے تحت ہوگا لیکن not exactly using the word "public private partnership" for this specific sort of understanding between the Police and the civilians. بزنس کمیونٹی facilitate کرے گی ہر اس community policing officer کو، اس لیے ان کا role میں نے اس طرح سے یہاں define کیا ہے کہ ان کے نمائندے جب اس بورڈ میں ہوں گے تو ایک level of transparency اس وجہ سے ہوگی کہ ان میں کوئی direct political influence نہیں پایا جائے گا۔ اس کے علاوہ کوئی سوال ہو تو میں جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم شفقت علی صاحب۔

جناب شفقت علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ سیکشن 3 میں لکھا ہوا ہے کہ سیکنڈری اور انٹرمیڈیٹ وغیرہ کے level پر تعلیمی معیار کو بہتر کیا جائے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ جہاں selection ہوجانے کے بعد، training centres میں جہاں classes ہوتی ہیں، وہاں trainer کو رشوت دے کر training مکمل کی جاتی ہے۔ اس طرح کا معاملہ لاہور کے سینٹرز میں چلتا ہے، لاہور کے جو دو main centers ہیں، وہاں اس طرح کا تعلیم کا معیار ہے۔ باقی جو دور دراز کے علاقے ہیں، وہاں تو تعلیم ہے ہی نہیں۔ جہاں لوگ select ہوجانے کے بعد ٹریننگ حاصل

نہیں کرتے اور رشوت دے کر گھر بیٹھے رہتے ہیں یا کمروں میں سوئے رہتے ہیں تو آپ وہاں کس تعلیم کا معیار بنانا چاہتے ہیں؟ ذرا اس کی وضاحت کردیجیے گا۔

جناب افنان سعیدالزمان صدیق: میرے خیال میں dilemma تو آپ نے already explain کردیا ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں کیا کچھ lack کرتا ہے۔ میری چونکہ ایک بہت ہی technical قسم کی proposal ہے، اس کو میں نے explain کیا ہے۔ نصاب میں شامل کرنے کے لیے، اس میں خاص بات یہ ہے کہ جب ایک بچہ پرائمری اور سیکنڈری سکول سے فارغ ہورہا ہوتا ہے تو اس کے نصاب میں کوئی ایسی چیز include کرنا جس سے اسے ایک awareness مل سکے کہ وہ ایک دوسرے perpetrator کو جبکہ وہ کسی قسم کے act کو perform کررہا ہو، وہ ایسا act جو کہ قانون کے ambit کے اندر اگر صحیح نہیں ہے، تو وہ ایک citizen's arrest کو perform کرسکے۔ باہر کے بہت سارے ملکوں میں اس طرح کی چیز ہوتی ہے۔ I gave it a shape and then I had included it just so that it should be part of the curriculum which is discussed in the schools. ایسا نہیں کہ اس کی کوئی political implications ہیں، یا پڑھائی نہیں ہوتی ہے۔ اگر پڑھائی نہیں ہوتی تو وہ تو بذاتِ خود ہمارا اپنا بھی ایک lapse ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ جب تک اس طرح کی چیزیں include نہیں ہوں گی، ہمارے سسٹم میں ایسے بہت سارے novel concepts introduce نہیں ہو پائیں گے۔ میرے خیال میں میری clarification sufficient ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی محترم عمر اویس صاحب۔

جناب عمر اویس: شفقت صاحب کے question کو جس طرح میں سمجھا ہوں، میرے خیال میں شفقت بھائی کو یہ confusion ہے کہ ہم یہ curriculum صرف Police officials کے لیے academies میں propose کررہے ہیں لیکن یہاں clearly mentioned ہے کہ کمیونٹی پولیس کے لیے اور جنرل پبلک کے ایجوکیشن پروگرام۔ اگر جنرل پبلک کو بھی اپنے rights کا علم ہوگا تو پولیس جب ان rights کو violate کررہی ہوگی تو وہ دباؤ میں نہیں آئیں گے بلکہ اپنے rights کے لیے protest اور struggle کریں گے۔ اس لیے اس لائن، اس clause اور اس section میں ہم stress کررہے ہیں کہ ایک انٹرمیڈیٹ لیول یا سیکنڈری لیول پر ایسا curriculum ہو جس سے عام لوگوں میں ایک قسم کی awareness increase کی جائے۔ شکریہ۔

جناب افنان سعیدالزمان صدیق: مجھے ایک چیز اس میں add کرنا تھی۔ آپ کو شاید یاد ہوگا کہ ایک زمانے میں یہاں NCC کے courses بھی کروائے جاتے تھے۔ You would be very conversant with how the military procedures are followed. اسی طرح کی ایک چیز اگر introduce کروائی جائے تو اس سے لوگوں کے اندر awareness پیدا ہوگی کہ کس طرح crime کو روکا جاسکتا ہے بجائے اس کے کہ صرف پولیس اور دوسرے para-military forces پر انحصار کیا جائے کہ اسے روکیں۔ اس کی بڑی اچھی training ہوتی ہے جسے میں خود witness کرچکا ہوں۔ میں نے اسی لیے یہ suggestion دی کہ اسے شامل کیا جائے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں self-sufficient ہوسکیں اور دوسروں پر dependent نہ ہوں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: If there are no questions, I would put the motion of the Bill to the House.

*(The motion was carried)*

Madam Deputy Speaker: All members are in favour of the bill, so it is passed unanimously.

*(At this stage Dr. Muhammad Shoaib Suddle addressed the Youth Parliament and answered questions raised by the YP Members)*

Madam Deputy Speaker: The House is adjourned till 5:30 pm.

---------------

*[The House was adjourned till 5:30 pm]*

---------------

*[The House was reassembled at 5:16 pm with Madam Deputy Speaker in the Chair]*

---------------

Madam Deputy Speaker: Mr. Rafiullah Kakar would like to say a few words to the House.

Mr. Rafiullah Kakar: Thank you so much Madam Speaker. I just realized that the session was adjourned just for the sake of my speech. I am really humbled and honoured by this token. This is my last session, I would just like to say a few farewell words.

Frankly speaking, it has been a wonderful experience, tremendous opportunity, we learned a lot and it was a great source of exposure, interacting with people from diverse backgrounds of the country. We not only came to know about each other, but we also realized how important it is to know about each other and move forward then for the collective good and welfare of this country.

First of all, I would like to express my heartfelt gratitude to PILDAT, honourable sir Ahmed Bilal Mehboob and the Secretariat for providing us this wonderful opportunity. I am especially grateful to Mr. Jawdat and Miss Sana Shakeel for their patience with us throughout these four sessions.

میں formality کی باتیں نہیں کررہا بلکہ دل کی گہرائیوں سے مجھے جو محسوس ہورہا ہے، وہ بول رہا ہوں۔ جاتے ہوئے سب سے پہلے تو میں تمام ارکین کو اس پلیٹ فارم پر ان کے wonderful contribution اور ان کے interest کی وجہ سے appreciate کروں گا۔ یقیناً یہ جو یہاں پر لوگ بیٹھے ہیں، یہ پورے پاکستان کو represent کررہے ہیں۔

They are the hope and future of this country. However, being a member of this House and a responsible citizen, I would, in a very good taste, give a suggestion on a reflective thought.

میری ایک درخواست ہے اس ایوان سے یا آئندہ جو ہمارے ممبران آئیں گے، ہمارے بھائی یا آپ کے دوست، ہماری بہنیں آئیں گی، اس ایوان کو یا اس opportunity کو صرف ایک picnic نہ سمجھیں، ایک debating forum نہ سمجھیں۔ ہم اپنے سیاستدانوں کو criticize کرتے رہتے ہیں لیکن یہ اس کا minor اور micro level پر ایک experience ہے کہ جب ہم پر اس طرح کی ذمہ داری ڈالی جائے تو ہم کیا کریں گے۔ غلطیاں ہم سب سے ہوئیں، سب سے پہلے مجھ سے ہوئیں، یہاں اور لوگوں سے غلطیاں ہوئی ہوں گی تو اخلاقی جراٴت یہ ہے کہ you confess these mistakes and try to learn from those mistakes.

میں اس ایوان میں بہت زیادہ بولا ہوں۔ میں آپ سب کی طرح نوجوان ہوں، یہاں تمام نوجوان ہی بیٹھے ہیں، نوجوان جذباتی ہوتے ہیں، سب سے پہلے تو آپ کے patience کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اتنے patiently مجھے سنا اور بار بار موقع دیا۔

After that I would particularly express apologies to the honourable Prime Minister, the cabinet members and the honourable members of this House. If somehow, consciously or unconsciously, my words have hurt them in anyway, I apologize for that.

It is always difficult to say goodbye to a place where you have spend precious moments of your life. Without any conviction, I firmly believe that the moments that I have spent in this honourable House have been among the most precious experiences that I have ever had in my life.

I realize the shortage of time, I would just end with one thing, to the students, to all of us that don't look for short cut to success. One of the problem with us has been, we always tend to devise short cuts for our targeted goals. Aspire for excellence and finally, humanity is above all identities. Serve this country, represent its people and serve the people of this country irrespective of the differences of cast, colour, religion and race. This should be our motto and I think this is why PILDAT have put all of us here and this is the lesson we need to learn. I would like to end it here.

Finally, once again, my heartfelt apologies to all of you if my words or my actions have hurt you in anyway. Thank you so much.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم اسداللہ چٹھہ صاحب۔

جناب اسداللہ چٹھہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے میں پلڈاٹ کا شکریہ ادا کروں گا، احمد بلال محبوب، جودت بلال، میڈم ثنا اور تمام اراکین حکومتی اور اپوزیشن بنچوں سے تعلق رکھنے والوں کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے اتنے سیشن مجه جیسے ایک بندے کو bear کیا جو کہ عام طور پر emotions میں تھوڑا زیادہ بھی کہہ جاتے ہیں۔ اس کے لیے میں sorry بھی کرنا چاہوں گا۔

اس کے علاوہ، میں کہوں گا کہ اس پلیٹ فارم سے کافی کچه سیکھا۔ حقیقی سیاست اور the way forward to success کے بارے میں پتا چلا۔ رفیع بھائی نے ابھی کچه چیزیں mention کی ہیں، مجھے ان سے اختلاف کوئی نہیں ہے، میں صرف یہ کہوں گا کہ یوتھ کو تھوڑا سا reality پر اب focus کرنا چاہیے۔ ہمارے لیے opportunities ہیں لیکن ایک راستہ اگر zigzag ہے تو آپ اس پر کبھی straight نہیں چل سکتے۔ آپ Machiavelli models کو pick کریں، سسٹم کے اندر آئیں کیونکہ آخر کار وہی آپ کی success ہوگی۔ End justifies means. جو آپ کے final goals اور end ہے، اگر آپ اسے achieve کرلیتے ہیں تو بےشک means use کرتے ہوئے اگر کہیں کوئی غلطی بھی ہے تو وہ آپ کو کرلینی چاہیے۔ یہ reality ہے۔ یہ چیز میں نے ادھر آکر سیکھی ہے۔ لوگوں کو ویسے لگے گا کہ یہ بڑی selfish اور mean approach ہے لیکن یہ reality ہے، ہمیں اسے realize کرنا چاہیے تاکہ ہم کسی مقام پر پہنچ کر اگر کسی کا بھلا کرسکتے ہیں تو ضرور کریں۔

دوسری بات، یہاں internally کچه سیاست اس طرح کی تھی کہ بہت سارے grudges ہیں۔ کچه لوگوں سے میں خصوصاً apology بھی کرنا چاہوں گا۔ اس میں سب سے پہلے میرے بہت ہی محترم اور honourable رکن رفیع اللہ کاکڑ صاحب ہیں۔ میری ان سے بڑی اچھی understanding تھی لیکن political reasons کے باعث relationship اتنا اچھا نہیں رہا۔ جو بھی mistake ہوئی ہے، اگر کہیں مجه سے کچه زیادہ ہوگئی ہے یا ان سے بھی کہیں زیادہ ہوئی ہے تو اس کے لیے میں سب کے سامنے معذرت کرنا چاہوں گا۔ میرے خیال میں معافی

مانگنے سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہوجاتا۔ یہاں کچھ اور بھی ارکان ہیں جو ابھی تک grudges رکھ رہے ہیں۔ ان کو بھی میں کہوں گا کہ اگلا سیشن، پانچواں اور آخری ہوگا تو ادھر سے کچھ اچھی یادیں لے کر جانا ہی بہتر ہے بجائے اس کے کہ ہم جاتے جاتے بھی ایک دوسرے کے ساتھ نفرتیں اور grudges چھوڑ کر جائیں۔

باقی زندگی میں کبھی بھی، کسی کو بھی، ادھر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں، ارکان ہے یا باقی اسٹاف، کسی کو بھی میں اگر کسی stage پر help out کرسکوں تو میں انہیں most welcome کروں گا۔ باقی یہ کہوں گا کہ مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کسی کا دل کرتا ہے تو دعا دے دے۔ رات کو سونے سے پہلے ایک کام کرلیا کریں کہ سب کو معاف کردیا کریں۔ موت کے بعد کی زندگی میں آپ کسی کے بدلے نہ لیتے پھریں، اگر ادھر بدلہ لینے کی ہمت ہے تو ادھر ہی لے لیں۔ کوشش کیا کریں کہ سونے سے پہلے سب لوگوں کو معاف کردیا کریں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی محترم پرائم منسٹر صاحب۔

رانا فیصل حیات (یوتھ پرائم منسٹر): شکریہ میڈم سپیکر۔ جانے والے دو بھائیوں کی باتیں سن کر کافی جذبات ابھرے ہیں۔ میں صرف ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہوں گا۔ میں ذاتی طور پر بھی اور بطور لیڈر آف دی ہاؤس بھی چٹھہ صاحب سے اور کاکڑ صاحب سے معذرت کرنا چاہوں گا اگر ہم سے کسی بھی موقع پر، کسی point پر، کہیں بھی misunderstanding ہوئی ہو۔ میں اس کے لیے sincerely apologize کروں گا۔ میری یہ خواہش رہے گی کہ یہاں موجود تمام دوستوں کا ہمیشہ رابطہ رہے اور ہم یہاں سے اچھی یادیں اور جو کچھ اچھا سیکھا ہے، لے کر آگے چلیں اور آگے contribute کریں۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: I have received some leave applications. Now, I put them to the House. Miss Sitwat Waqar *sahiba* has requested leave from August 28-29 due to academic commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Mr. Omar Awais *sahib* has requested leave from August 28-29 due to academic commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Mr. Bilal Ahmed *sahib* has requested leave from August 28-30 of August due to professional commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Miss Anam Asif *sahiba* has requested leave from August 29-30 due to her professional commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Miss Zaib Liaqat *sahiba* has requested leave from August 28-30 due to academic commitments. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Miss Sharmeen Qamar *sahiba* has requested leave from August 28 to September 1st due to health problems. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Mr. Reyyan Khan Niazi *sahib* has requested leave from August 28-29 due to family commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Mr. Ahmed Salman Zafar *sahib* has requested leave from August 28-29 due to family commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Miss Syeda Batool Zehra Naqvi *sahiba* has requested leave from August 28-29 due to professional commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Mr. Asad Abdul Muhammad *sahib* has requested leave of August 28 and September 1st due to professional commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Miss Nabeela Jaffar *sahiba* has requested leave from August 28-29 due to professional commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Miss Momna Naeem *sahiba* has requested leave from August 28-29 and September 1st due to academic commitment. Is leave granted?

*(The leave was granted)*

Madam Deputy Speaker: Syed Faiz Ali would like to say a few words to the House.

سید فائز علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ جیسا کہ جناب رفیع اللہ کاکڑ صاحب کا اور جناب اسداللہ چٹھہ کا یہ آخری سیشن ہے، میرا بھی یہ آخری سیشن ہے۔ سب سے پہلے میں PILDAT کا شکریہ ادا کرتا ہوں، احمد بلال محبوب صاحب کا، خاص طور پر جودت بلال صاحب اور میڈم ثنا کا کہ انہوں نے اتنا اچھا پلیٹ فارم سجایا اور ہمیں یہ opportunity فراہم کی کہ ہم یہاں اپنی آواز بلند کرسکیں۔

اس کے علاوہ میں تمام ارکان، پرائم منسٹر صاحب اور کابینہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ہر طرح سے support کیا۔

It is a matter of great honour for me that I am the youngest youth parliamentarian ever in the history of Youth Parliament.

آخر میں، میں ان تمام لوگوں سے معذرت خواہ ہوں جن کی میری وجہ سے دل آزاری ہوئی۔ میں ان سب سے معافی کا خواستگار ہوں اگر ان کے دل میری وجہ سے یا میرے کسی بھی point کی وجہ سے دکھے ہوں۔ میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔ میں تمام ارکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہر طریقے سے support کیا۔ آخر میں کہوں گا کہ:

وہی لوگ ہیں جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

Madam Deputy Speaker: Now, I read out the prorogation order:

"In exercise of the powers conferred upon me, I hereby prorogue the 4th session of Youth Parliament Pakistan after the conclusion of its business held on Sunday, September 1st, 2013.

(Sd/-)

(Aseela Shamim Haq)

Deputy Speaker

Youth Parliament, Pakistan"

---------------

*[The House was adjourned sine die]*

---------------